AHMADIYYA MARKZI LIBRARY QADIAN

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO P/GDP-3.

جلد ۳۷ — شمارہ ۸

قُلْ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۴۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

The Weekly "BADR" Qadian - 143516.

۷ رجب ۱۴۰۸ ہجری — ۲۵ تبلیغ ۱۳۶۷ ہش — ۲۵ فروری ۱۹۸۸ ء

صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن کے شایان شان اہتمام کے لئے

مخلصین جماعت احمدیہ بھارت سے دردمندانہ اپیل

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو بے شمار کامیابیوں اور ترقیات کے جلو میں اپنے سفر زندگی کی پہلی صدی مکمل کر کے دوسری صدی میں قدم رکھ رہی ہے جو آسمانی نوشتوں کے مطابق یقیناً اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ کی صدی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اولوالعزم قیادت اور مشفقانہ راہنمائی میں آج دنیا بھر کی جماعتیں صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن کی شایان شان تیاریوں میں لگی ہوئی ہیں۔ حمد اور عزم کے روح پرور مومنانہ جذبہ کے اظہار کی غرض سے منعقد ہونے والے اس عظیم الشان جشن کی مناسبت سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں بھی بہت سے اہم اور خصوصی پروگراموں کو عملی جامہ پہنانا صد سالہ احمدیہ مرکزی جوبلی کمیٹی کے مدنظر ہے۔ جو غیر معمولی نوعیت کے حامل کثیر اخراجات کے متقاضی ہیں۔

اب تک میرا یہی تاثر تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاکیدی ارشادات اور نظارت بیت المال آمد کی طرف سے بار بار بھجوائی جانے والی یاد دہانیوں کے نتیجہ میں تمام مخلصین جماعت احمدیہ بھارت اپنے "صد سالہ جوبلی فنڈ" کے وعدوں کی صد فی صد ادائیگی کر چکے ہوں گے مگر نظارت کے ریکارڈ کا جائزہ لینے سے یہ امر سامنے آیا ہے کہ احباب جماعت احمدیہ بھارت کی ایک خاصی تعداد ابھی تک اس میں بقایا دار چلی آ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے جوبلی فنڈ کے مجموعی وعدوں میں سے قریباً ۱۲½ لاکھ روپے ہنوز قابل وصول ہیں۔ جب کہ صد سالہ جوبلی جشن کے پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اب صرف ایک سال کا مختصر سا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ یہ صورت حال یقیناً تشویش پیدا کرنے والی ہے۔ جس کے فوری تدارک کے لئے نظارت بیت المال آمد نے اپنے انسپکٹران کے ہنگامی دوروں کا پروگرام مرتب کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بھارت کے مخلصین اور ایثار پیشہ احباب صد سالہ جوبلی فنڈ کے سابقہ وعدوں کی صد فی صد وصولی اور گراں قدر اضافوں کے ساتھ قلیل المدت نئے وعدوں کے حصول کے سلسلہ میں جملہ انسپکٹران نظارت بیت المال آمد سے کما حقہ تعاون فرمائیں گے۔ تا صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن کے لئے طے شدہ پروگراموں کو بتمام و کمال عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ یاد رہے کہ اس تقریب سعید کو شایان شان طریق پر منانے کے ہم اسی صورت میں اہل ہو سکتے ہیں جب دامے، درمے، سخنے، اس میں ہمارا بھرپور حصہ شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

والسّلام

خاکسار مرزا وسیم احمد

ناظر اعلیٰ قادیان

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے دل و جان سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مہمات عالیہ میں حضور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے (آمین)

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۰ کو صبح آٹھ بجے جنوبی ہند کی بعض جماعتوں کے تبلیغی اور تربیتی دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اس دورہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت کرے آمین

محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف بطور قائمقام ناظر اعلیٰ اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب بطور قائمقام امیر مقامی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

● مقامی طور پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ دنوں دل کی شدید تکلیف میں مبتلا رہیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ ان کی طبیعت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش مسلسل کئی ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے مسلسل فریش ہیں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصوف کی اہلیہ صاحبہ پر بھی شدید ذہنی پریشانی کے باعث فالج کا خفیف حملہ ہوا۔ موصوفہ کو بغرض علاج مقامی سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔

مکرم امیر احمد صاحب درویش بھی اپنے بائیں پیر کے انگوٹھے کے زخم کی وجہ سے مسلسل دو ماہ سے امرتسر سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں مگر ذیابطیس کی تکلیف لاحق ہونے کے باعث ڈاکٹروں کی ہر ممکن کوشش کے باوجود زخم مندمل نہیں ہو رہا۔

قارئین سے جملہ مریضان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

● کل مورخہ ۲۰ کو مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا جس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارہ میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۵ر تبلیغ ۱۳۶۷ ہش

حمد و شکر باری اور مومنانہ عزم و ہمت کا متقاضی

صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن

مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے بظاہر حالات انتہائی کس مپرسی اور گمنامی کے عالم میں آج سے ۹۹ سال پہلے خاص اذن الٰہی کے ماتحت غلبہ اسلام کی جس بابرکت آسمانی مہم کا آغاز فرمایا تھا آج وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی راہ میں حائل ہونے والی تمام دشواریوں اور رکاوٹوں کو پھلانگتے ہوئے اُس مقام پر آ پہنچی ہے جہاں اُسے اپنے سفر زندگی کا پہلا سو سالہ دَور مکمل کرنے میں صرف ایک سال کا وقفہ باقی رہ گیا ہے مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی بعثت کی اس مبارک و مسعود صدی کو پُر خلوص الوداع کہنے اور غلبہ اسلام کا مژدہ جانفزا لے کر آنے والی نئی صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے ہمیں اسی جذبۂ شکر و سپاس اور مومنانہ عزم و استقلال کا روح پرور مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے جو تاریخ مذاہب میں ہمیشہ مامورین الٰہی کی قائم کردہ روحانی جماعتوں کا طُرّۂ امتیاز رہا ہے۔ اِن ہی مہتم بالشان اغراض کی تکمیل کو "صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن" سے وابستہ کرتے ہوئے نافلۂ موعود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر فرمایا:-

"صد سالہ جشن دو اغراض کے ماتحت منایا جا رہا ہے۔ ایک غرض تو یہ ہے کہ جماعت مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمتوں اور برکتوں اور نصرتوں سے نوازا ہے۔ اور دوسری غرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے اپنے اس عزم کا اعلان کریں کہ اے ہمارے رب! ہم نے گزشتہ صدی میں اپنی حقیر قربانیاں تیرے حضور پیش کیں اور تو نے ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرما کر ہمیں اپنی نصرتوں سے نوازا۔ ہم اپنی کمزوریوں کے باوجود تیرے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم تیرے ہی فضل اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے آئندہ سالوں میں بھی قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔"

آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی جاری فرمودہ اس بابرکت تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اکناف عالم میں پھیلی ہوئی تمام احمدی جماعتیں مومنانہ روح مسابقت کے ساتھ جشن صد سالہ جوبلی کی شایان شان تیاریوں میں مصروف ہیں جماعت احمدیہ بھارت کے مخصوص حالات اور وسائل کو مدنظر رکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت و منظوری سے صد سالہ احمدیہ مرکزی جوبلی کمیٹی قادیان نے اس جشن کی مناسبت سے جو پروگرام ترتیب دیئے ہیں اُن کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:-

- ہندوستان کی آٹھ اہم زبانوں میں تراجم قرآن مجید کی اشاعت کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں میں منتخبہ آیات قرآنی و احادیث نبویؐ کے تراجم، ملفوظات حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا انتخاب اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی پیغام کی بکثرت اشاعت
- ملک کے تمام اہم اخبارات اور ذرائع ابلاغ سے استفادہ
- وسیع پیمانہ پر متحرک اور غیر متحرک نمائشوں کا اہتمام
- اردو، ہندی اور انگریزی میں صد سالہ جوبلی سوونیر اور کیلنڈر کی طباعت
- جلسہ سالانہ صد سالہ جوبلی جشن قادیان کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات
- عیدین کے پر مسرت مواقع پر غرباء اور مساکین کی ضیافت
- تاریخی اہمیت کی حامل جماعتی عمارتوں پر چراغاں
- دارالبیعت لدھیانہ اور دہلی میں خصوصی ضیافتوں کا اہتمام
- ملک کے مختلف اہم مقامات پر شایان شان جلسوں کا انعقاد
- جماعتی اخبارات اور رسائل کے خصوصی شماروں کی اشاعت۔ اور
- صد سالہ جوبلی تقاریب کی فلم بندی

اِن تمام اہم پروگراموں اور منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کتنا وقت درکار ہوگا۔ اور کتنے مالی وسائل کی ضرورت ہوگی؟ ہر شخص اس کا بخوبی اندازہ کر سکتا ہے۔ اِس پس منظر میں نظارت بیت المال آمد کی یہ رپورٹ یقیناً ہر فرد جماعت کے دل میں تشویش پیدا کرنے والی ہے کہ صد سالہ جوبلی فنڈ کے مجموعی وعدوں میں سے قریباً ½۱ لاکھ روپیہ ہنوز واجب الوصول ہے۔ جبکہ جشن صد سالہ جوبلی کی تیاری کے لئے ہمارے پاس اب صرف ایک سال کا بہت مختصر سا عرصہ باقی ہے۔ یہ صورت حال تقاضا کرتی ہے کہ جماعت کے جن دوستوں نے تا حال اپنے وعدوں کی سو فی صد ادائیگی نہیں کی وہ اپنی عظیم تر جماعتی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس باب میں جلد تر عملی قدم آگے بڑھائیں تا غلبۂ اسلام کی آنے والی تابناک صدی کے شایان شان استقبال میں ان کا مخلصانہ تعاون بھی شامل ہو اللہ تعالیٰ ہمیں اس سعادت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

خورشید احمد انور

"قادیان دارالاماں کی یہ بھی اک سوغات"

نتیجۂ فکر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

"بدر" کی کیا بات ہے یہ بدرِ اخبارات ہے
لفظ لفظ اس کا حقیقی کاشفِ حالات ہے

رُوح کا اک آئینہ ہیں اس کے صفحاتِ جمیل
تربیت کا راز اس میں درج ہر ہر بات ہے

ہے مزین حضرتِ اقدسؑ کے ارشادات سے
اور بحمد اللہ مسلسل حاملِ خطبات ہے

وقف ہیں اہلِ قلم اس کی اعانت کیلئے
اہلِ دل، اہلِ نظر کا فن بھی اس کے ساتھ ہے

اس کی ہر تحریر کر دیتی ہے دل کو قبلہ رُو
جیسے یہ حُسنِ ازل کا ایک عکسِ ذات ہے

ہر کوئی مشتاق اس کا ہر کوئی ہے منتظر
قادیان دارالاماں کی یہ بھی اک سوغات ہے

اہلِ حق کی فتح کا ہے یہ نشانِ ظاہری
اہلِ باطل کی ہر اک بازی کو اس سے مات ہے

ماحصل اس کے مضامین کا ہے پیغامِ خدا
اور رسولِ پاکؐ کی پاکیزگی کی بات ہے

یوں مشامِ جاں معطر کر رہے ہیں رنگ و بو
اس کا ہر اک پھول گویا حاصلِ باغات ہے

کون جانے کس قدر ہے میرے دل میں اس کی قدر
بھیجنے والو! مجھے بھی بھیجتے رہیئے گا تسلسل سے"

خطبہ جمعہ

نظامِ جماعت اور معاشرے کی حفاظت کیلئے قرآنی اصولوں کو مضبوطی سے پکڑنا انتہائی ضروری ہے

اگر آپ ان قدروں سے ہٹ جائیں گے جن سے ہٹنے کی قرآن اجازت نہیں دیتا تو آپ قومی مجرم ہونگے

خدا کرے کہ ہم اسلام کی امانت کو حفاظت کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ دوسروں تک منتقل کرتے چلے جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ر نبوت (نومبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید فازی صاحب ۱۶۔ گریسن ہال روڈ لندن کا قلم بند کردہ یہ بصیرت افروز خطبۂ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے — (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۃ الملک کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۨ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ کَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْکَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّھُوَ حَسِیْرٌ ۝

(الملک: ۲ تا ۵)

اور فرمایا:

قرآن کریم کی سورہ الملک کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے اُن کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ بہت ہی برکتوں والی ہے وہ ذات جس کے قبضۂ قدرت میں ہر قسم کی ملکیت ہے۔ اور تمام ملکیت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر اسی بناء پر قادر ہے کہ تمام ملکیتوں کی باگ ڈور، آخری صورت میں اُس کے ہاتھ میں ہے۔ وہی ذات ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور زمین اور آسمان کی، یعنی ساری کائنات کی پیدائش میں تم کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے ..... نظر دوڑا کے دیکھو تو سہی۔ کیا تمہیں کوئی رخنہ، کوئی سوراخ دکھائی دیتا ہے ..... پھر نظر کو دوڑاؤ۔ تمہاری نظر تمہاری طرف لوٹ آئیگی، تھکی ہاری، لیکن خدا کی عظیم ترین کائنات میں تم کہیں کوئی رخنہ، کوئی سوراخ نہیں دیکھو گے۔"

ان آیات کے سرسری مطالعہ سے ایک مضمون سامنے آتا ہے۔ پھر زیادہ قریب کی نظر سے ان آیات کا مطالعہ کیا جائے تو ایک، بظاہر نظر آنے والا تضاد دکھائی دیتا ہے۔ پھر اسی نظر سے اور مزید دیکھا جائے تو وہ تضاد دور ہو کر ایک نہایت ہی حسین موافقت نظر آتی ہے اس مضمون کے درمیان اسی طرح جب انسان

خدا کی کائنات میں جستجو کے سفر

کرتا ہے تو اُس کے اوپر یہ حالتیں آتی رہتی ہیں۔ پہلی سرسری نظر میں اُسے کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ پھر جب تردد کرتا ہے، غور کرتا ہے تو جب علم نا کامل ہو، سفر آغاز میں ہو تو وہ سمجھتا ہے کہ میں نے بہت سی خرابیاں دریافت کر لی ہیں۔ لیکن جب انسان اور زیادہ عمیق اور گہری نظر سے مطالعہ کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پہلا علم خام تھا۔ خدائی کائنات میں کوئی خامی نہیں۔ سائنس نے جو معلوماتی سفر کیا ہے اُس پر بھی یہ ادوار آئے اور قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والوں پر بھی یہ ادوار آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی حفاظت اور اپنی پناہ میں رکھتے ہوئے مسِ شیطان سے پاک رکھتے ہوئے گہرے اور عمیق مضامین کے مطالعہ اور ان کی فہم کی توفیق عطا فرماتا ہے اور پھر اُس کے نتیجے میں اس آیت میں جو منظر بیان ہوا ہے۔ کہ ساری کائنات میں تم کہیں کوئی فتور نہیں دیکھو گے' اس مضمون میں انسان حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔ جس سرسری نظر کے مطالعہ سے میں نے تضاد کا ذکر کیا ہے، اُس کے متعلق میں واضح طور پر آپ کے سامنے اس کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں۔

پہلے فرمایا کہ ہم نے زندگی اور موت کو پیدا کیا ..... تاکہ وہ معلوم کرے کہ تم میں سے کون بہتر اعمال بجالانے والا ہے جس کے نتیجے میں وہ زندہ رہ سکتا ہے اب مضمون کا آغاز ہی ایک جدوجہد کے بیان سے ہوا ہے۔ زندگی اور موت کے درمیان ایک مسلسل جدوجہد اور آگے چل کر یہ فرمایا کہ ساری کائنات میں تم کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے۔ تفاوت، کی تفصیل میں ابھی بیان کروں گا' لیکن اس کے عام فہم معنے ہیں' مقابلہ۔ تم چیزوں کو آپس میں مدِمقابل نہیں پاؤ گے چنانچہ عربی لغات' تفاوت کا ایک معنی یہی بیان کرتی ہیں کہ کسی قسم کا مقابلہ نہیں دیکھو گے۔ تو بات تو مقابلے سے ہی شروع فرمائی گئی۔ کہا یہ گیا کہ ہم نے خود موت، اور زندگی کو باہم متقابل پیدا کر دیا ہے۔ اور اس مقابلے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون ایسے اعمال والا ہے۔ جو (SURVIVAL OF THE FITTEST) کے مطابق زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ ساری کائنات میں ہر جگہ آپ کو زندگی موت کے مدِمقابل دکھائی دے گی اور

ساری کائنات کا فلسفہ

اسی تقابل پر مبنی ہے۔ اگر موت اور زندگی کی لڑائی ختم کر دی جائے تو کائنات کا وجود نظر سے غائب ہو جائے گا۔ ہمیں جو کچھ بھی دکھائی دیتا ہے وہ اسی تقابل کے نتیجے میں دکھائی دیتا ہے۔ اور اہل علم سائنسدان جانتے ہیں کہ اگر اس تقابل کے

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے!

پیشکش: گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۴۳ بی ٹی ایزرا اسٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

محرکات کو ختم کر دیا جائے تو ساری کائنات بے معنی ہو جائے گی۔ کوئی ترقی اور ارتقاء نہیں ہو سکتا۔ جمود پیدا ہو جائے گا۔ یعنی ہمیں موت کی آخری شکل دکھائی دیگی اس لئے ایک طرف تو یہ مضمون باندھا گیا جو بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے کہ ساری کائنات کا فلسفۂ حیات یا فلسفۂ وجود یہ ہے کہ تم موت اور زندگی کو باہم متقابل دیکھتے ہو اور اس مقابلے کے نتیجے میں ہم تمہیں آزماتے ہیں، یعنی ہر وجود کو آزماتے ہیں کہ وہ کیا اہلیت رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف فرمایا گیا کہ تم کوئی" مقابلہ نہیں دیکھو گے"۔

پس یہ جو "مقابلہ نہیں دیکھو گے" کا لفظ ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ تفاوت کا اصل معنی کیا ہے؟ کیونکہ جس جگہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے، وہاں تفاوت ہو ہی نہیں سکتا۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کے سامنے رکھ دیا گیا جس طرح موت کو زندگی کے مقابل رکھ دیا گیا۔ اسی طرح یہ دو اعلان بظاہر ایک دوسرے کے سامنے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

تفاوت کا مضمون

آپ سمجھ جائیں گے تو یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کہ یہ رکھا ہی اس لئے گیا ہے تاکہ زندگی اور موت کی جدوجہد کے فلسفے کی حقیقت کو آپ سمجھ سکیں۔ "مقابلہ" "تفاوت" نہیں ہے۔ اس لئے اگر آپ کو لغات میں [illegible] تفاوت کے سرسری معنے "مقابلہ" کے دکھائی دیں گے تو وہ اس پر پوری طرح صادق نہیں آتے تقابل باب تفاعل سے ہے۔ اور تفاوت بھی باب تفاعل ہے۔ اور اس کا مادہ "فوت" ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ فوت، موت، کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ عربی زبان میں "فات" کا اصل معنی یہ ہے کہ" کوئی چیز ہاتھ سے کھوئی جائے۔ اور دوسرا معنی یہ ہے کہ" اپنے مقام سے ہٹ جائے اپنے منصب سے ہٹ جائے۔ پس فات کے لفظ کے اندر اس مسئلے کا حل ہے۔ وہ مقابلہ جس کا تفاوت میں ذکر کیا گیا ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ فلسفۂ حیات سے ہٹ کر مقابلہ اپنے منصب سے ہٹ کر مقابلہ جن چیزوں کی خاطر، کسی چیز کو پیدا کیا گیا ہے اگر اُس اصول کو چھوڑ کر اپنی راہ سے ہٹ کر کسی اور کی راہ میں کوئی چیز دخل دیتی ہے اور وہ مقابلہ ہوتا ہے، تو اُس پر تفاوت، کا لفظ صادق آتا ہے۔ پس تفاوت کا معنی خالی مقابلہ کرنا بالکل غلط ہے۔ تفاوت کا مطلب ہے وہ مقابلہ جو بے محل ہو جس چیز کی خاطر کسی چیز کو پیدا کیا گیا ہے۔ اُس سے ہٹ کر جب وہ کسی دوسری چیز سے ٹکراتی ہے اُس کو تفاوت کہتے ہیں۔ ان معنوں میں آپ ہر مشین کے کل پرزوں پر غور کریں۔ جب بھی کوئی کل پرزہ اپنے دائرہ سے ہٹ کر کسی دوسرے دائرے میں دخل اندازی شروع کرتا ہے۔ وہیں فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ تو فرمایا۔

فتور یعنی فساد کی جڑ

اپنے اپنے منصب سے ہٹ کر کسی دوسرے دائرے کے منصب میں دخل اندازی ہو اور چونکہ خدا کی ساری کائنات میں کہیں کوئی فتور نہیں دیکھو گے۔ کہیں کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے اس لئے تمہیں کہیں کوئی فتور بھی نظر نہیں آئے گا۔

فتور اُس حادثاتی موت کو کہتے ہیں، یعنی اگر ہم کائنات کی اصطلاح میں بات کریں، تو اُسے حادثاتی موت قرار دیا جا سکتا ہو۔ چنانچہ تفاوت کے لفظ میں یہ حسن مزید قابل غور ہے کہ ایک فوت کا دوسرے فوت سے مقابلہ، فات اُس چیز پر اطلاق پاتا ہے جو اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ وہ جب کسی ایسی چیز سے ٹکراتی ہو جو خود اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی ہو۔ تو اس کو تفاوت کہیں گے۔ اور اگر کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ کر کسی ایسی چیز سے ٹکراتی ہے جو اپنے مقام سے ٹلی نہیں ہے، اپنے دائرے میں ہی موجود رہتی ہے۔ تو وہ ٹکرانے والی چیز ناکام اور نامراد ہو جائے گی، اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس کو پھر تفاوت نہیں کہیں گے۔ اس کو ایک ایسا حادثہ [illegible] کہتے ہیں جس طرح کہ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ مضمون باندھا گیا ہے۔ کہ بعض اہل دنیا جب سماء الدنیا میں دخل دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کے لئے تفاوت کا لفظ استعمال نہیں فرمایا، فرمایا یہ ایک ناجائز کوشش ہے جس کا اُن کو حق نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں شہاب ثاقب ان کا پیچھا کرتے ہیں اور آسمان کی طرف سے شعلے ان پر نازل کئے جاتے ہیں جو اُن کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ لیکن آسمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تو چیز اپنے مدار پر قائم ہے وہ کسی دوسری چیز سے ٹکرا نہیں سکتی جو اپنے مدار پر قائم ہو۔ جو چیز اپنے مدار پر قائم ہے اُس سے اگر کوئی چیز ٹکراتی ہے اور اپنے مدار پر قائم رہنے والی چیز اپنے منصب سے نہیں ہٹتی تو قرآن کریم کے فلسفے کے مطابق اُس کو کوئی نقصان نہیں ہے۔ اور ٹکرانے والی چیز کو نقصان ہوگا۔ لیکن اگر ایک چیز مدار سے ہٹتی ہے منصب کو چھوڑ دیتی ہے اور اس کے مقابل پر دوسری چیز بھی اپنے منصب کو چھوڑ دیتی ہے اور مقام سے ہٹ جاتی ہے پھر جو ٹکراؤ ہے اس کا نام قرآنی اصطلاح میں تفاوت ہے اور چونکہ فوت کا مطلب ہی موت ہے اس لئے جب منصب سے ہٹ گئے تو موت خود بخود واقع ہو گئی۔ گویا دو موتوں کے درمیان تصادم ہے۔ اور جب دو موتیں متصادم ہوں گی تو نتیجہ فتور ہی ہوگا۔ اس کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔

عجیب حیرت انگیز کلام ہے جس کو آپ بار یک در باریک نظر سے دیکھیں اور اگر آپ تفاوت اور فتور تلاش کرنے کی کوشش کریں تو آپ کی نظر لازماً تھکی ہوئی واپس لوٹ آئے گی اور قرآن کریم کی کائنات میں بھی آپ کو کوئی تفاوت اور کوئی فتور دکھائی نہیں دے گا اس فلسفۂ وجود میں

تمام دنیا کے نظاموں کی حفاظت کا راز

بیان فرما دیا گیا ہے۔ خواہ معاشرتی نظام ہو یا اقتصادی نظام ہو، مذہبی ہو یا سیاسی، کسی نوع کا بھی نظام ہو، اس میں اگر منتظمین یہ نگرانی کریں کہ تفاوت نہیں ہونے دیں گے اور اس نظام کے کل پرزے اس بات کے اوپر قائم ہو جائیں کہ ہم اپنے مدار سے کبھی نہیں ہٹیں گے تو پھر کوئی فتور پیدا نہیں ہو گا۔ ورنہ بظاہر آپ کو چھوٹی چھوٹی باتیں دکھائی دیتی ہیں۔ جب بھی کوئی اپنے مدار سے ہٹ جائیگا اور مدمقابل بھی مدار سے ہٹ جائے گا۔ یعنی اپنی مقرر کردہ راہوں اور اپنے منصب سے کوئی چیز ہٹ جائیگی تو اس کے مقابل پر دوسری چیز کہتی ہے کہ اچھا پھر ہم بھی ہٹتے ہیں تو اس ٹکراؤ کا نام دو موتوں کی ٹکر ہے۔ اور اس کا نتیجہ فتنہ و فساد ہے اور مزید موتوں کا پیدا ہونا ہے۔

نظام جماعت کی حفاظت کے لئے بھی یہ انتہائی ضروری ہے اور ہمارے معاشرے کی حفاظت کے لئے بھی یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کی ان آیات میں بیان فرمودہ بنیادی سبق پر غور کریں اور اس کو

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حبیب ساڑی مارٹ، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

مضبوطی سے پکڑ لیں۔

آج کل میرے سامنے کئی ایک مسائل پیش نظر ہیں جن کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اگلی صدی میں جماعت کے داخل ہونے سے پہلے پہلے ان کی نوعیت اور ماہیت کو خوب کھول کھول کر آپ کے سامنے بیان کر دیا جائے تاکہ میں خدا کے حضور بری الذمہ ہو جاؤں کہ جن امور کے متعلق قومی زندگی کیلئے راہنمائی ضروری ہے اور لمبی زندگی کے لئے راہنمائی ضروری ہے، جہاں تک مجھے توفیق ملی، میں نے آپ کی راہنمائی کی۔

شمالی امریکہ کے دورے میں، میں نے دو خطبات اس موضوع پر دیئے تھے کہ بہت سے فساد

احساس کمتری

یعنی (INFERIORITY COMPLEX) کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں اور بعض صورتوں میں کھول کھول کر بیان کیا چنانچہ نسلی جھگڑے قومی تفریقیں اور فسادات جو ملکی قومی نسلی فرق کی بناء پر ہوں، بنیادی طور پر یہ سارے احساس کمتری کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اُس مضمون کو بھی ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے لیکن جو مضمون میں آج بیان کر رہا ہوں یہ بھی انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔

آپ کے سامنے ساری مثالیں تو تفصیل کے ساتھ پیش نہیں کی جا سکتیں لیکن دو تین مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اُس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ قرآن کریم کی ایک ایک آیت میں زندگی کے کتنے عظیم الشان راز موجود ہیں۔ انفرادی زندگی کے بھی اور معاشرتی زندگی کے بھی اور اجتماعی زندگی کے بھی اور آپ ایک آیت کو عام سمجھ کر سرسری مطالعہ کر کے آگے گزر جاتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہاں کتنا عظیم خزانہ دفن ہے۔ اس لیے جماعت کے نظام کی حفاظت کے لئے اور اسلامی معاشرے کی حفاظت کے لئے ان آیات میں بیان کردہ اصولوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے اور اس پر مضبوطی سے ہاتھ ڈال دیں کیونکہ اس کے بغیر ہماری قومی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں۔ مثلاً ایک جگہ ایک واقعہ ہوتا ہے۔ ایک برائی کسی جماعت کے سامنے آتی ہے اگر منتظمین جماعت اس برائی پر غور کرنے سے پہلے اپنی حیثیت کا تعین کریں کہ ہمارا اپنا منصب کیا ہے۔ اور بے وجہ اس برائی سے ٹکرانے کی خاطر اپنے منصب اور دائرے سے الگ نہ ہوں تو آپ کو کوئی تفاوت نظر نہیں آئے گا۔ اور اس کے نتیجے میں کوئی فتور پیدا نہیں ہوگا۔

مثلاً، برائیاں کئی قسم کی ہیں۔ بعض نجی جھگڑے ہیں، خاندانی جھگڑے یا میاں بیوی کے جھگڑے ہیں۔ اُن کا تعلق

مجلس عاملہ

سے کوئی نہیں ہے براہ راست مجلس عاملہ، نظام جماعت کے تابع ایک مخصوص کاموں کے لئے مقرر کی جاتی ہے اس میں ایک سیکرٹری امور عامہ بھی ہے، سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی ہے۔ ان کا تعلق ایسے جھگڑوں سے صرف اس حد تک ہے کہ وہ جا کر فریقین کو سمجھائیں اور ان کو یہ بتائیں کہ یہاں آپ کی غلطی ہے وہاں دوسرے کی غلطی ہے۔ پیار اور محبت کے ساتھ ان کو سمجھا کر ان کی کمزوریوں کی طرف متوجہ کریں لیکن اُن کا یہ کام ہرگز نہیں ہے کہ انفرادی حیثیت سے یا اجتماعی حیثیت سے قاضی بن جائیں۔ قضا کا الگ ایک نظام موجود ہے اور جتنے نجی جھگڑے ہیں وہ سارے اُس نظام کا کام ہے کہ اُن کو طے کرائے۔ جب اصلاحی کوشش جو صرف نصیحت کا رنگ رکھتی ہے اور نصیحت کرنا تصادم نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہر شخص کو نصیحت کرنے پر مامور فرما دیا ہے۔ اس لئے آپ یہ بھی اچھی طرح سمجھ لیں کہ کسی کو نصیحت کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اس سے متصادم ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو کوئی نصیحت کرتا ہے تو آپ کو یہ کہنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ میرے معاملات میں کیوں دخل دیتے ہو اور جاؤ تم اپنے معاملے سے معاملہ رکھو۔ یہ حماقت ہے اور یہ جواب زندگی کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ جو آدمی نصیحت کرتا ہے وہ ٹکراتا نہیں ہے وہ ایک مشورہ دیتا ہے ایک بیرونی آئینہ دکھاتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کو دوسرے مومن کا آئینہ قرار دے دیا۔ آئینہ اگر متصادم ہوگا تو ٹوٹ جائے گا لیکن اگر آئینہ خاموشی سے ہر شخص کو صحیح صورت دکھا دے گا۔ اور اس کا یہ آئینہ [illegible] نہیں کرتا کسی اور کسی کے

چہرے کا نقص نہیں بتاتا تو اُس کا نام بہر حال تصادم نہیں ہے اس لئے

نصیحت کرنا اُن کا کام ہے

اور جہاں امور عامہ کے سیکرٹری کو بعض معین اختیارات دیئے گئے ہیں اُن اختیارات کو استعمال کرنا اُس کا کام ہے لیکن نجی معاملات میں یا مالی اختلافات میں، قاضی بن کر بیٹھ جانا اور فیصلوں کا پابند کرنے کی کوشش کرنا، اور جو اُن فیصلوں کی پابندی نہ کرے، ان کے خلاف شکایتیں کرنا، کہ اس کو سزا ملنی چاہیئے۔ یہ سارا محض فساد ہے۔ اگر کوئی ایسا فریق جس کے متعلق کوئی شخص مدار سے ہٹ کر کارروائی کرتا ہے جواباً بدتمیزی اختیار نہیں کرتا، گالی گلوچ سے کام نہیں لیتا، عوام الناس میں پراپیگنڈہ نہیں کرتا بلکہ اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے، منتظمین بالا تک بات کو پہنچا دیتا ہے تو اس کا نام تصادم نہیں ہے اور اگر ایسا واقعہ ہو تو آپ کو کوئی فساد نہیں نظر آئے گا جس نے غلطی کی اس کی غلطی متعلقہ افسران تک پہنچائی جاتی ہے۔ وہ اُس کو درست کر لیتے ہیں اور کوئی ٹکراؤ کی صورت پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر ایک طرف سے بھی غلطی ہو رہی ہو، اور دوسری طرف سے بھی غلطی ہو رہی ہو تو پھر یہ تفاوت بن جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں لازماً فتور پیدا ہوتا ہے۔

اس لئے یکطرفہ غلطی بھی بری چیز ہے اُس کے نتیجے میں بھی نقصان پہنچ سکتے ہیں لیکن نظام تباہ نہیں ہوا کرتے۔ اگر دو طرفہ غلطی ہو جائے تو نظام تباہ ہو جایا کرتے ہیں۔ مشین کے کل پرزوں پر آپ دوبارہ غور کریں۔ ایک پرزہ اپنی ذات میں خراب ہو جاتا ہے، موٹر کو اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے لیکن ایک پرزہ دوسرے پرزے کی راہ میں اٹکتا ہے اس کا نقصان اُس سے بہت زیادہ شدید نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس سے دھماکہ پیدا ہوتا ہے اُس سے تصادم پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے تفاوت کے مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے پہلی نصیحت تو میری یہ ہے کہ

اپنے مدار کو بہر حال نہ چھوڑیں

اگر آپ اپنے مدار کو چھوڑیں گے تو بڑا بھاری احتمال موجود ہے کہ چونکہ اکثر دنیا کے عوام الناس ان مضامین کو نہیں سمجھتے اس لئے آپ کے اپنے مدار کو چھوڑنے کے نتیجے میں دوسرا بھی اپنے مدار کو چھوڑ دے گا۔ اور جب وہ اپنے منصب سے ہٹ کر آپ سے ٹکرائے گا تو اس کے نتیجے میں آپ دونوں کی بھی ہلاکت ہے اور نظام جماعت کو بھی شدید نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ پہلی مثال کی طرف واپس آتے ہوئے میں اس پر مزید روشنی ڈالتا ہوں۔ میاں بیوی کا جھگڑا ہوتا ہے مجلس عاملہ اس کے اوپر غور کرنے بیٹھ جاتی ہے اور خود ہی فیصلے کرتی ہے اور صرف اس لحاظ سے نہیں کہ وہ نجی جھگڑے سے متعلق فیصلے ہوں کہ ان کو کیسے سمجھایا جائے وہ افتاء کا اختیار بھی اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ یکطرفہ باتیں سنتی ہے پھر ایک فریق کو موقعہ دیئے بغیر قضا کا کام اس طرح کرتی ہے کہ وہ قضا کے بھی منافی ہے یعنی قضا کے ادنیٰ تقاضے بھی پورے نہیں کرتی دوسرے فریق کو بلاتی ہی نہیں ہے ان کو پوری طرح موقع ہی نہیں دیتی حالانکہ اس کو تو اس طرح بنیادی طور پر قاضی بننے کا حق ہی کوئی نہیں۔ مجلس عاملہ قاضی بن جاتی ہے اور قاضی بھی پھر بُرا قاضی اور لنگڑا۔ کیونکہ قاضی کے کام کے لئے مقرر ہی نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس میں وہ صلاحیتیں ہی موجود نہیں جو قاضی میں ہونی چاہئیں۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کرتی۔ قضا کے دوران بہت سے ایسے معاملات ہیں جن میں فتوے چاہئیں۔ اور ایک متقی خدا کا خوف رکھنے والا قاضی، جب کسی معاملے میں قرآن یا سنت کے علم کے بارے میں نہیں جانتا تو وہ اس معاملے کو دارالافتاء کی طرف بھیجتا ہے اور جانتا ہے کہ فتوے دینا قاضی کا کام بھی نہیں ہے۔

قاضی کا کام صرف اتنا ہے

کہ جو قضا [illegible] ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے وہ اپنے فیصلے صادر کرے۔ تو ایک مجلس عاملہ اپنے مقام کو ایک جگہ بھی چھوڑتی ہے اور دوسری جگہ بھی چھوڑتی ہے اور جہاں افتاء کی ضرورت پیش آتی ہے وہاں خود ہی مفتی بن جاتی ہے اور مفتی بن کے فیصلے صادر کر دیتی ہے۔ اور پھر اگر [illegible]

پھیلاتی ہے۔ جو نقائص سمجھتی ہے، چونکہ ان نقائص کی پوری طرح چھان بین بھی نہیں ہو سکتی، ذاتی حقوق جو خاندان کے ہیں، ان کے بعض معاملات کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اُن کے معاملات کو منظر میں نہ لایا جاتا ہے۔ وہ پھر اس بنیادی اصول سے بھی روگردانی کرتے ہوئے، ایک اور معاملے میں ایک طرف اور کبھی رُخ کرتی ہے جس طرف رُخ کر لے کا اس کو کوئی حق نہیں اور سارے معاشرے میں بدامنی بے چینی اور خلفشار پھیلا دیتی ہے۔

مجالسِ عاملہ کو ایسے کاموں کے لئے مقرر ہی نہیں کیا گیا۔ اگر اس طرح کریں گی اور ان طریقوں پر جن کی حق تلفی کی جائے گی، جن کو ناانصافی کی دعوت دی جائے گی وہ آگے سے ٹکراؤ کریں گے تو سارا نظام جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائیگا اور اگر نہیں کریں گے تو بھی یہ مجلس عاملہ ظالم رہے گی جس نے ناجائز کسی فریق کے اوپر ظلم کیا اس کو کوئی حق نہیں تھا

میرے علم میں جب بعض ایسے معاملات آئے

تو میں نے فوری طور پر مجالسِ عاملہ کو معطل کیا لیکن مجھے اس موقعے پر بیان کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ جو کمیشن مقرر کیا گیا وہ بظاہر ایسے لوگوں پر مشتمل تھا جو بڑی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ اور اس کمیشن نے ان بنیادی باتوں کو نوٹ کئے بغیر کہ وہاں کیا ہو گیا ہے کیا قیامت برپا ہوئی ہے، قرآن کریم کے بنیادی اصول کو چھوڑا گیا ہے، خود قاضی بننے کی کوشش کی اور یہ فیصلہ کرنے کی کوشش بھی درج کر دی کہ کون سا فریق حق پر تھا اور کون سا غلطی پر تھا۔ چنانچہ مجھے اپنے فیصلے میں پھر یہ بھی لکھنا پڑا کہ آئندہ ان ممبرانِ کمیشن کو کم از کم ایک سال تک کے لئے کوئی تحقیقی کام نہ دیا جائے۔ کیونکہ بنیادی طور پہ اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ تو مجھے یہ خیال آیا کہ اگر ایسے ممبران جو بڑے مخلص اور نظام جماعت میں تجربہ کار ہیں، اُن کو بھی بعض باتوں کے بنیادی فرق معلوم نہیں ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ معاملات ان کے سامنے لائے جائیں تاکہ قرآن کریم کی اس آیت کو نظر انداز کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں کسی قسم کے تصادم کا احتمال بھی پیدا نہ ہو اور مجھے تعجب ہے کہ کس طرح یہ بات اب تک میری نظر سے اوجھل رہی کہ

ہماری مجالسِ عاملہ کو بھی بہت بڑی تربیت کی ضرورت ہے

اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ بعض اور اقدامات کروں گا حسبِ توفیق۔ میں اُن پر غور کر رہا ہوں۔ لیکن سردست ساری جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے ان کو بتانا چاہیئے کہ رخنے کس طرح پیدا ہوتے ہیں کس طرح ایک بھی قرآنی تعلیم کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں فساد پیدا ہوتا ہے۔

چنانچہ دوسری مثال میں آپ کے سامنے یہ رکھتا ہوں کہ ایک جگہ لجنہ کا اجلاس ہو رہا ہے، بڑی اہم تقریب ہے سارے ملک سے ممبرات آئی ہوئی ہیں تاکہ ان کی تربیت کی جائے۔ اور جب ان کی اپنی تربیت کا امتحان ہوتا ہے تو تربیت کے سارے تقاضوں اور پرانی تعلیمات کو بھلا کر، نظام جماعت سے تصادم کی راہ اختیار کر لیتی ہیں ایک ایسے ہی موقعے پر ایک جگہ ایک لڑکی روتی ہوئی واویلا کرتی ہوئی، بلند آواز میں اپنے خاوند اور اس کے رشتے داروں کے خلاف باتیں کرتی ہوئی لجنہ کی تقریب میں پہنچ جاتی ہے اور کہتی ہے کہ یہاں قریب ہی میرے خاوند نے مجھے زدوکوب کیا ہے۔ مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس کے والدین نے یہ مظالم کئے اور اس نے میرے والدین کو یہ کہا نظام جماعت کا تقاضا یہ ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی عہدیدار فوراً اس کی زبان بندی کریں اس سے کہیں کہ ہو سکتا ہے کہ تم مظلوم ہو لیکن ہم اس مقام پر فائز نہیں ہیں کہ تمہارے ساتھ ظلم کی یکطرفہ داستان سنیں اوّل تو

یکطرفہ داستان سننا ہی انصاف کے تقاضے کے خلاف ہے۔

اور اگر کوئی سرسری طور پر سنا دیتا ہے مثلاً بعض خطوط میں میرے سامنے آجاتی ہے تو پھر سننے والے کا .... خواہ وہ سرسری طور پر سن لیتا ہے یا کہیں گذرتے ہوئے اُس کے کان میں پڑ جاتی ہے، یہ بنیادی فرض ہے کہ یکطرفہ رائے سن کر اپنے ذہن میں کوئی نتیجہ قائم نہ کرے۔ کوئی بداثر نہ لے۔ لیکن جو منتظمین لوگوں کی تربیت کے لئے تقریب منعقد کر رہی ہیں، یہ رد عمل دکھاتی ہیں کہ نہ وہ قاضی، نہ اُن کو اس معاملے میں فیصلہ کرنے کا کوئی حق، بجائے اس کے کہ وہ اُس فریق کو جو اپنے منصب سے اپنے دائرہ اختیار سے ہٹ کر ان کے پاس آیا تھا اس کو سمجھاتیں کہ بلند آواز سے فتنے کا ذکر کرنا اور [illegible] یہ [illegible] ناجائز نہیں ہے تم فتنہ پیدا کر رہی ہو [illegible] کوئی غرض نہیں ہے کہ تم مظلوم ہو یا ظالم دیکھو اپنے [illegible] تم تمام [illegible] پر ظلم کر رہی ہو اس لئے [illegible] پاس جاؤ تاکہ [illegible] معاملہ [illegible]

وہ طے کریں۔ یا شعبہ اصلاح و ارشاد کے پاس جاؤ۔ یا امیر کے پاس پہنچو، اُن کو کہو کہ تم میرے باپ کی جگہ ہو، تم سارے نظام کے امیر مقرر کئے گئے ہو۔ تمہارے دائرے میں ایک واقعہ ہو رہا ہے اس کی تحقیقات کراؤ۔ یا تو سمجھانے کی کوشش کرو یا اگر نہیں سمجھ سکتا تو پھر ہمیں بتاؤ کہ ہمیں کیسی کارروائی کرنی چاہیئے تاکہ معاملہ فہمی ہو سکے اُس لجنہ کے عہدیداروں کو یہ خیال بھی نہیں آتا کہ قرآن کریم جو وہ بار بار پڑھتی ہیں اور اُن میں سے اکثر ترجمہ بھی جانتی ہیں، اُس میں لکھا ہوا ہے کہ جب بھی جھگڑے ہوں تو فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا (النساء: ۳۶) کہ دو فریق مقرر ہوں ایک مرد کے اہل سے اور ایک عورت کے اہل سے۔ جو حکم ہوں یعنی جن میں فیصلہ کرنے کی طاقت ہو۔ خدا تعالیٰ نے ان کو حکمت عطا فرمائی ہو۔ وہ آپس میں بیٹھ کر معاملہ طے کرنے کی کوشش کریں ورنہ پھر

ہر شخص کے لئے قضا کا رستہ کھلا ہے

یہ کرنے کی بجائے انہوں نے ان باتوں میں اتنا چسکہ لیا کہ وہاں سارا نظام درہم برہم ہو گیا؛ اجلاس ملتوی ہو گئے اس لڑکی کے اردگرد گھیرا ڈال لیا اور تقریریں سننے کی بجائے وہاں مجلس لگ گئی اور باتیں شروع ہو گئیں کہ بڑا ظلم ہو گیا، فلاں نے یہ کر دیا وہ کر دیا۔ اور اب طعن اور زبان درازیوں میں خلیفہ وقت تک کو بھی نہیں چھوڑا گیا اس لڑکی نے پھر اور بھی دردناک باتیں بیان کیں کہ میرے والدین کے خلاف یکطرفہ باتیں سن کر خلیفہ وقت نے بائیکاٹ کر دیا ہے۔ اُن کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے اردگرد دو تین حاشیہ نشین ایسے ہیں جو اُس کے کانوں میں یکطرفہ باتیں ڈال دیتے ہیں۔ اس وقت بھی کسی کو خدا کا خوف نہیں آیا کہ حملہ ایسی جگہ کیا جا رہا ہے جہاں حد سے زیادہ تصادم ہے جیسے دنیا نے سمجھا دنیا پر حملہ کر دیا ہے۔ اسی قسم کا یا اس سے بھی بڑھ کر نوعیت کا واقعہ ہے ... اور کسی کو خیال نہیں آتا۔ اور دو قسم کے مزاج کے لوگ ایک ہی بات کہتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اس کا منہ پھر بھی بند نہیں کرایا جاتا یعنی مرا مطلب ہے محبت اور پیار سے سمجھا کر، میری مراد سختی سے نہیں ہے اس کو یہ نہیں کہتے کہ پہلے تم اپنے خاوند کے خلاف یکطرفہ باتیں کر رہی تھیں اب تم **خلیفہ وقت** کے خلاف یکطرفہ باتیں کر رہی ہو۔ تمہارے خاوند کو تو ہم نہیں جانتیں لیکن **خلیفہ وقت** کے ہاتھ پر تو ہم نے منصف سمجھ کر بیعت کی ہوئی ہے یہ ایمان رکھ کر بیعت کی ہوئی ہے۔ کہ وہ خود ہی منصف نہیں بلکہ اس دنیا میں انصاف کا محافظ ہے تم ایسے شخص کے اوپر عدل کے خلاف الزام لگا رہی ہو۔ اس لئے اگر ہم نے تمہاری باتیں پہلے سن بھی لی تھیں اور ناجائز پچھلے تھے اب ہم تمہاری مزید باتیں نہیں سنیں گی۔ اس کی بجائے کہتی ہیں کہ ہاں ہاں یہ تو فلاں شخص کی وجہ سے یا فلاں اشخاص کی وجہ سے وہ پرائیویٹ سیکرٹری اس کا دوست ہے وہ افسر حفاظت یا فلاں اس کا دوست ہے اس کی یکطرفہ باتیں سنتا ہے اور مجبور ہو گیا ہے۔ اب امر واقعہ یہ ہے کہ ایسی باتیں کرنے والے دو قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں یا منافقین یا وہ جو خلیفہ وقت کے اوپر حملہ نہیں کرنا چاہتے، اپنی طرف سے اُس کا دفاع کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بات ایک ہی ہوتی ہے قرآن کریم نے یہ مضمون بھی کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ تم خدا کی کائنات میں نہ صرف تفاوت نہیں دیکھو گے بلکہ روحانی کائنات میں جہاں جہاں تفاوت کے احتمالات ہیں ان سب کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہوا ہے۔ خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی ایسے حملے ہوئے آپ کے متعلق یہ کہا گیا کہ ھُوَ اُذُنٌ کہ وہ تو مجسم کان ہے یعنی لوگوں کی باتیں سنتا ہے اور مان جاتا ہے اس کے نتیجے میں وہ بعض دوسرے لوگوں کے خلاف فیصلے کر دیتا ہے، نعوذ باللہ من ذٰلک یا اُن سے متنفر ہو جاتا ہے یا پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کا بہت پیارا جواب دیا ہے۔ فرمایا اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کان تو ہے لیکن صرف بھلائی کا کان ہے برائی کا کان نہیں ہے جب تمہارے متعلق بری باتیں سنتا ہے تو تم پر حسن ظن رکھتا ہے اور یکطرفہ فیصلے نہیں کرتا۔ جب اچھی باتیں سنتا ہے تو قبول کر لیتا ہے کیونکہ وہ تم سے پیار کرتا ہے تمہارے اوپر حسن ظن رکھتا ہے اس لئے کان بیشک کہو لیکن خیر کا، بھلائی کا کان کہو یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں آپ کے سب غلاموں کی کوشش ہونی چاہیئے اور ہوتی ہے خلفائے وقت کے لئے بھی یہی وہ سنت ہے جس پہ عمل کی وہ پیروی کرتے ہیں۔ اس لئے کسی نے یہ جواب بھی نہیں دیا کہ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ تمہارے لئے بھلائی کا کان تو ہو سکتا ہے لیکن برائی کے کان کے طور پر اس کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ بلکہ اپنی طرف سے یہ دفاع پیش کیا کہ ہاں ہے تو کان لیکن بیچارے کان کا کیا قصور، وہ تو اس زبان کا قصور ہے جس نے پاگلوں والی لغو اور جھوٹی باتیں اس تک پہنچائی ہیں۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، ایسی باتیں کرنے والے لوگ دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔ میں لجنہ پر حسنِ ظنی رکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اپنی طرف سے انہوں نے میرا دفاع کیا ہے۔ اپنی طرف سے مجھے معذور قرار دیا ہے۔ لیکن منافق بھی تو اسی طرح حملے کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتماد اُٹھانے کے لئے بھی اسی قسم کی باتیں کی گئی تھیں اور وہ لازماً منافقین تھے۔ اب بھی معاشرے میں جب

خلیفۂ وقت پر حملہ

کیا جاتا ہے یا پہلے جب بھی کیا گیا، ہمیشہ اسی طرح کیا جاتا ہے کہ اُس کے اُوپر ایک الزام کو تسلیم کر کے اُس کی ایک وجۂ جواز بیان کی جاتی ہے۔ خلیفۂ وقت فلاں کی باتوں میں آگیا۔ مجھے یاد ہے بچپن میں قادیان میں بڑے بڑے فتنے پیدا ہوئے اور فتنہ پردازوں نے آغاز ہمیشہ نظارت امور عامہ پر، یا نظارت اصلاح و ارشاد پر یا نظارت تعلیم پر حملے سے کیا اور کہا کہ خلیفۂ وقت کو تو پتہ ہی نہیں اُس کے سامنے جھوٹی فائلیں پیش کی گئی ہیں۔ یا قضا پر حملہ کیا اور کہا کہ دیکھو قضا نے کتنا ظلم کیا ہے کہ خلیفۂ وقت کے سامنے غلط معاملات پیش کر کے اُس سے غلط فیصلے لے لئے۔ تو قرآن کریم نے تو ہمیشہ کے لئے یہ بات پیش کر کے آپ کی راہنمائی فرما دی تھی، آپ کی آنکھیں اور آپ کے کان کھول دیئے تھے۔ بتا دیا تھا کہ اس طرح حملے ہُوا کرتے ہیں۔ ان حملوں سے باخبر رہو اور جو تمہارا منصب نہیں ہے اُس منصب سے ہٹ کر تم نے کوئی بات نہیں سُننی اور نہ کوئی بات کرنی ہے۔ چنانچہ اگر آپ اپنے منصب اور اپنے دائرے میں رہیں تو کوئی فتور پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو تفاوت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

اب اس معاملے میں جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں خلیفہ نے فلاں کی بات سُن لی۔ مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اُس کی بات سُن لی۔ میر داؤد یا فلاں اور فلاں کی بات سُن لی۔ یا ناظر اُمور عامہ کی، سید ولی اللہ شاہ صاحب کی بات سُن لی یا قاضی کی بات سُن لی۔ تو

سُننے والے کا فرض

تھا کہ کہتا کہ اگر یہ بات ہے تو میں کون ہوں، تم مجھے کیوں بتا رہے ہو؟ میرا یہ منصب نہیں ہے کہ میں قضا پر، یا نظارت اصلاح و ارشاد پر یا کسی اور نظارت پر محاکمہ کروں یا اُن پر جج بن کر بیٹھ جاؤں۔ اس لئے تم مجھے یہ بات کیوں بتا رہے ہو۔ تم اپنے منصب سے ہٹ چکے ہو اور چاہتے ہو کہ میں بھی اپنے منصب سے ہٹ جاؤں۔ تمہارا فرض ہے کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ خلیفۂ وقت واقعتہً معصوم ہے۔ تو جن باتوں میں تم سمجھتے ہو وہ آگئے ہیں، خلیفۂ وقت کو بتاؤ کہ تم ان باتوں میں نہ آؤ۔ اُس کو لکھ کر بھیجو اور پھر تمہارے لئے دو ہی رستے ہیں۔ یا تو پھر اُس کے عدل پر فیصلہ کرو۔ یہ نہ کہو کہ ناظر امور عامہ بددیانت ہے۔ پھر جراٴت اور تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلہ کرو۔ یعنی جو بھی تقویٰ تمہیں نصیب ہُوا، اُس کے مطابق، کہ خلیفۂ وقت جھوٹا اور بددیانت ہے۔ اُس کو چھوڑ دو اگر چھوڑ دو گے تو تب بھی رخنہ پیدا نہیں ہوگا۔ لیکن اس میں رہ کر جب تم تصادم کی راہ اختیار کرو گے تو تفاوت پیدا ہوگا اور تفاوت کے نتیجے میں لازماً فتور پیدا ہوگا اور یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

اگر لوگ ہمیشہ یہ مسلک اختیار کرتے

تو کبھی کوئی فتنہ پیدا نہ ہوتا۔ فتنہ سر ہی نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ آج بھی پاکستان میں بھی اور باہر بھی، جہاں کہیں بھی منتفیٰ پیدا ہوتے ہیں وہ سیدھا حملہ خلیفۂ وقت پر نہیں کیا کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے، ہماری دشمنی میں خلیفۂ وقت تک یہ بات پہنچائی۔ فلاں شخص نے فلاں آدمی سے پیسے کھا لئے، اُس کی دعوتیں اُڑائیں اور پھر خلیفۂ وقت سے یہ بات کہی۔ ایک مُخرَج ہے اس وقت، وہ لوگوں کے پاس پہنچتا ہے اور بڑی چاپلوسی سے کہتا ہے کہ میں تو خلیفۂ وقت کا عاشق ہوں، خلیفۂ وقت تو بہت ہی بلند مقام رکھتے ہیں اور میں تو معافی کی عاجزانہ درخواستیں بھی کر رہا ہوں۔ لیکن معافی ہی نہیں ملتی۔ ناظر امور عامہ ایسا ذلیل آدمی ہے کہ وہ راشی ہے۔ وہ فریق ثانی سے دعوتیں اُڑا چکا ہے، پیسے کھا چکا ہے۔ حالانکہ جو مُخرَج ہے میں اُس کے متعلق جانتا ہوں کہ اُس کو لوگوں کو دعوتیں کھلانے کی اور پیسے چڑھانے کی عادت ہے۔ اور میں نے آغازِ خلافت ہی میں عہدیداروں کو متنبہ کر دیا تھا کہ اُس کی کوئی دعوت آپ نے قبول نہیں کرنی۔ اب چونکہ وہ خود اس مرض کا شکار ہے اس لیے ناظر امور عامہ کے متعلق یہ باتیں کرتا ہے۔ اور ظلم کی بات یہ ہے کہ سُننے والے سُن لیتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہاں خلیفۂ وقت نے ناظر امور عامہ کی بات سُن لی ہے اس لئے اُس بے چارے پر ظلم ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس کا اگلا نتیجہ نہیں نکالتے۔ جو خلیفہ اتنا بے وقوف اور احمق ہو کہ اُس کو معاملہ فہمی ہو ہی کوئی نہیں، جس طرف سے بات سُنی اُس کو فوراً قبول کر لیا، وہ اس لائق کہاں ہے کہ تم اُس کی بیعت میں رہو۔ اس لئے اگر تم متقی ہو تو تمہارے تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ اُس کی بیعت سے الگ ہو جاؤ۔ لیکن بیعت پر قائم رہتے ہوئے تمہیں

تصادم کی اجازت نہیں دی جا سکتی

یہ وہ بات ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی ایک آیت ہمیں ہمیشہ کے لئے متنبہ کر چکی ہے کہ خبردار! تفاوت کی راہ اختیار نہ کرنا۔ تفاوت نام ہے دو مواقف کے ٹکرانے کا۔ دو ایسی چیزوں کے ٹکرانے کا جو دونوں اپنے منصب سے ہٹ چکی ہیں۔ اس لئے اگر ایک کو اپنا منصب چھوڑتے ہوئے دیکھو کبھی تو تم اُسی رَو میں بہہ کر اپنا منصب نہ چھوڑ دینا۔ پس ایسے فتنے تو پیدا ہوتے رہیں گے اور ہمیشہ اصلاح کے نام پر ہوں گے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ البقرہ: ۱۲) کہ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد برپا نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کی خاطر بات کر رہے ہیں۔ نظام جماعت میں فتنہ پیدا ہو رہا ہے۔ اُس کے متعلق ہم عوام الناس کی رائے کو، رائے عامہ کو بیدار کر رہے ہیں۔ اور بتا رہے ہیں کہ ایسی ایسی خطرناک باتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اُن کے متعلق یہ کیوں فرما دیا۔ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ (البقرہ: ۱۳) خبردار! وہ خود مفسد ہیں اور اُن کو علم نہیں ہے۔ اس میں تو بظاہر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم اصلاح کرتے ہیں۔ خدا نے کہا کہ نہیں تم مفسد ہو۔ کس دلیل سے اُن کو مفسد قرار دیا جا سکتا ہے؟ وہ وہی دلیل ہے جس کا اس آیتِ کریمہ میں ذکر ہے جس کی میں نے آغاز میں تلاوت کی تھی۔ ایک شخص جب

اپنے منصب سے ہٹ کر باتیں

کرتا ہے تو خواہ وہ اصلاح کی باتیں ہوں، وہ ضرور مفسد ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے فساد کی تعریف ہی منصب سے ہٹنا قرار دیا ہے۔ "تفاوت" عربی زبان کے مطابق اُن دو چیزوں کے ٹکراؤ کا نام ہے جو اپنے منصب سے الگ ہو چکی ہیں۔ اپنے مقام کو اپنی جگہ سے چھوڑ کر فوت ہو چکی ہیں۔ پس جس شخص نے کوئی اصلاح کی بات کی ہو۔ اور اصلاح کی بات کرنے کا اُس کا کوئی مقام ہی نہ ہو۔ وہ کبھی قضا میں دخل دے رہا ہے، کبھی امورِ عامہ میں، کبھی تعلیم میں۔ حالانکہ نہ اُس کو قاضی مقرر کیا گیا، نہ ناظر امور عامہ اور نہ کوئی اور عہدہ دیا گیا۔ اپنے محلے کا سیکرٹری بھی نہیں ہے اور اگر سیکرٹری بھی ہے تو اُس کا کام ہے اپنی مجلسِ عاملہ میں بات کرنا یا اوپر کے عہدیداروں کو متنبہ کرنا یا عوام الناس میں بغیر کسی کی ذات پر حملہ کئے، عمومی نصیحت کرنا۔ تو اگر کوئی ان اصولوں پر قائم رہتا ہے تو وہ فساد پیدا کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اگر وہ کہتا ہے کہ میں مصلح ہوں تو بے شک مصلح کا دعویٰ کرتا پھرے، ہمیں اُس پر کوئی اعتراض نہیں۔ قرآن کریم اُس کو اجازت دیتا ہے لیکن اصلاح کی بات کر رہا ہو خواہ وہ سچی بھی ہو لیکن اگر منصب سے ہٹ کر

کر رہا ہے تو وہ لازماً مفسد ہے اور بہت سے ایسے مفسد ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ بعض دفعہ عمداً مجرم نہیں ہوتے وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ اُن بے چاروں کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

اِس لئے

دونوں قسم کے لوگ

نظام کو تو بہر حال نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ عمداً مفسد ہوں گے تو خدا کے ہاں مزید سزا پائیں گے اور بغیر عمد کے مفسد ہوں گے تو نظام کو تو بہر حال نقصان پہنچا دیں گے۔ اُن کو اُس درجے کی سزا ملے یا نہ ملے جو باشعور جرم کرنے والے کو ملتی ہے، یہ الگ مسئلہ ہے۔ اس لئے لا یشعرون، والے پہلو کے تابع یہ باتیں کئی لوگ مجھے لکھتے ہیں۔ جب اُن پر پکڑ کی جاتی ہے، کہ ہم نے جان بوجھ کر نہیں کیں۔ ہم نیک دلی سے یہ کرنے والے تھے۔ اُن کو میرا یہی جواب ہے کہ تم خواہ نیک دلی سے کسی کو قتل کرو یا بد دلی سے کرو۔ جس کو قتل کر دیا گیا وہ تو مارا گیا۔ یہ فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے کہ تم نے بدنیتی سے اُس کو مارا تھا یا نیک نیتی سے مارا تھا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ایک جگہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا کہ کیوں مار دیا ہے تم نے؟ اُس نے بتایا کہ مارا تو ہے لیکن نیک نیتی سے مارا ہے کیونکہ خدا کا حکم تھا۔ تو بعض دفعہ ایسی بات بھی ہوتی ہے کہ کسی کے قتل کا، کسی کی موت کا، قانون فیصلہ کرتا ہے اور چونکہ خدا قانون کا مرجع اور منبع ہے اس لئے جب خدا کسی کو حکم دیتا ہے تو وہ اور مسئلہ بن جاتا ہے۔ لیکن جہاں تک مرنے والے کا تعلق ہے اور جہاں تک دیکھنے والوں کا تعلق ہے، وہ قتل ہی کہلائے گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہی اعتراض کیا کہ تم نے کیوں کسی کو ناحق مار دیا حالانکہ خدا کے نبی تھے۔ لیکن دیکھنے والے کے نقطۂ نگاہ سے اُن کا اعتراض درست تھا۔

پس جہاں تک معاشرے کا تعلق ہے جو شخص بھی اپنے منصب سے ہٹتا ہے اور اپنے مقام اور مرتبے سے ہٹ کر بات کرتا ہے، اپنے دائرے سے نکل کر بات کرتا ہے،

ساری جماعت کو اس بات کا حق ہے

اُس کا فرض ہے کہ اُس کو متوجہ کرے اور اُس کو کہے کہ جہاں تک قرآنی تعلیم کا تعلق ہے ہمارے نزدیک تم مفسد ہو۔ اور ہم تمہارا یہ دعویٰ قبول نہیں کریں گے کہ تم نے اصلاح کی خاطر یہ بات کی تھی۔ تمہارے دعوے کے متعلق تم جانو اور خدا جانے، ہمیں اس سے غرض نہیں۔ لیکن جو کام تم کر رہے ہو اُس کے نتیجے میں جماعت میں فتنہ و فساد پیدا ہوگا۔

پھر انفرادی طور پر بعض لوگ فحشاء پھیلانے والے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں فلاں بدکردار ہے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ لوگ ان کی باتوں کو سُن لیتے ہیں۔ سوائے ایک صورت کے اور کسی صورت میں یہ بات سُننا جائز نہیں۔ اس موقع پر ضروری ہے کہ سُننے والا اُس کا مُنہ بند کرے اور کہے کہ قرآن کریم نے تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دی۔ اور قرآنی اصطلاح میں تم جھوٹے ہو کیونکہ تم غلط جگہ بات کر رہے ہو اور جو بات کر رہے ہو اُس کے گواہ تمہارے پاس نہیں ہیں۔ اگر گواہ ہیں بھی تو پھر بھی ہمارے پاس بات نہ کرو۔ تمہیں چاہیئے کہ نظام جماعت کے مقرر کردہ لوگ جو اس بات پر مقرر ہیں، اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے بات کرو۔ یہ بات سُننا کسی کے لئے جائز ہی نہیں ہے کیونکہ اسی سے آگے فحشات پھیلتی ہیں۔ سوائے ایک صورت کے کہ وہ ایک مریض کے متعلق نظام جماعت کو مطلع کرنے کی خاطر اُس کی بات سُنتا ہے۔ تاکہ نظام جماعت کو معلوم ہو جائے کہ بیماری کا ایک گڑھ ہے جو VIRUS (جراثیم زہریلے) کا شکار ہے اور جگہ جگہ پھر کر اس وائرس (VIRUS) کو پھیلا رہا ہے۔ جس طرح بعض مریض جو بیماریاں پھیلاتے ہیں، اُن کے متعلق بروقت اطلاع کر دی جاتی ہے۔ باؤلے کتے پھر رہے ہوتے ہیں۔ اُن کے کاٹنے سے باؤلا پن ہو جاتا ہے۔ جن کو کاٹتے ہیں وہ پاگل ہو جاتے ہیں۔ اُن کے متعلق اطلاع کرنا تو فرض ہے۔

اِس لئے اگر کوئی اطلاع کی خاطر کسی کی بات کو غور سے سُن کر، اچھی طرح ذہن نشین کرے، تاکہ وہ اُس کی طرف غلط بات منسوب نہ کرے، اُسے نظام جماعت تک پہنچائے تو یہ سُننا ناجائز نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بلا کم و کاست اُس بات کو پھر ضرور نظام جماعت تک پہنچائے اس کے علاوہ اُس کو کوئی حق نہیں ہے

تو

جتنے فحشاء پھیلتے ہیں،

نظام جماعت سے جتنے اعتماد اُٹھتے ہیں، جتنے فساد پیدا ہوتے ہیں، ان کے نتیجے میں آپ کی زندگی کا ہر اجتماعی شعبہ متاثر ہو جاتا ہے۔ کسی اجتماعی شعبے کی حفاظت کی یقین دہانی نہیں کی جا سکتی۔ اُوپر سے نیچے تک، گویا کہ آپ دشمن کے سامنے اپنے سینے ننگے کر کے کھڑے ہیں اور اس کے لئے قرآن کریم نے آپ کو جو ڈھال دی تھی، اُس کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور اُس ڈھال کا ذکر اسی آیت کریمہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ہر ممبر کا فرض ہے، اُس نے ابھی لمبے سفر کرنے ہیں، اپنے معاشرے، اپنے نظام کی حفاظت کرنی ہے۔ کیونکہ یہ جماعت ایک سو سال کے لئے تو نہیں ہے۔ ابھی تو ہمیں اپنے اعلیٰ تر مقصد کو حاصل کرنے ہیں، یعنی دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ادیان پر غالب کرنے میں بڑا وقت درکار ہے۔ اُس وقت سے پہلے اگر آپ ان قدروں سے ہٹ جائیں گے، ان بنیادی اصولوں سے ہٹ جائیں گے جن سے ہٹنے کی قرآن کریم کسی قیمت پر اجازت نہیں دیتا جن کے متعلق کھول کر بیان کر رہا ہے کہ اگر ایک ذرہ بھی تم ان مناصب سے ہٹو گے تو اس کا نتیجہ لازماً موت ہے۔ اور فساد اور بدنظمی ہے۔ تمہارے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اتنی واضح نصیحت کے باوجود اگر آپ بار بار ان باتوں کو نظر انداز کریں گے۔ بار بار نصیحت کو سُنیں گے اور پھر بھی فحشاء کو اپنے اندر پھیلنے دیں گے چسکوں کی خاطر۔ یا عورتوں اور مردوں کے جھگڑوں کو کانوں کے چسکوں کی خاطر سُنیں گے تو آپ قومی مجرم ہوں گے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ نیت بھلائی کی ہے یا نہیں۔ لیکن آپ قومی مجرم ضرور ہیں

اِس لئے

ساری دُنیا کے احمدیوں کو اِس بات سے متنبہ ہو جانا چاہیئے۔

جو اختیار اُن کو دیا گیا ہے اس سے انہوں نے نہیں ہٹنا۔ جو اختیارات قرآن کریم نے بنی نوع انسان کو دیئے ہیں اُن سے اگر وہ ہٹتے ہیں تو آپ نہ ہٹیں۔ اور اُن کو یکطرفہ ٹکرانے والا سمجھ لیں لیکن آپ نے اپنے مقام کو چھوڑ کر اُن کی طرف مائل نہیں ہونا۔ اگر یہ ہوگا تو پھر تفاوت نہیں ہوگا۔ پھر اگر آپ سے کوئی یکطرفہ ٹکراتا ہے یا اپنے منصب کو چھوڑتا ہے اور جماعتی نظام پر حملہ کرتا ہے تو خدا نے وعدہ کیا ہے کہ اُس نے اُس کے لئے شعلہ بردار مقرر فرما رکھے ہیں۔ اُس کو جہنم تک پہنچا کر چھوڑیں گے۔ اس کو ضرور ناکام و نامراد کر کے دکھائیں گے۔ اِس لئے آپ کو کیا خطرہ ہے کہ آپ اُٹھتے ہیں اور اُس سے متصادم ہونے کے لئے اپنی راہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنے رستوں سے ہٹ جاتے ہیں۔

میں ان امور پر کئی بار خطبات دے چکا ہوں لیکن پھر بار بار یہ باتیں سامنے آتی ہیں کیونکہ لوگ انہیں معمولی باتیں سمجھتے ہیں۔ کیا فرق پڑا اگر ہم نے چسکے سے بات سُن لی! ساتھ ساتھ، اپنی دانست میں خلیفۂ وقت کی حفاظت بھی کر لی۔ کہہ دیا کہ ہاں، کسی کی باتوں میں آگیا ہوگا۔ خود تو اپنی ذات میں شریف آدمی لگتا ہے اور جھوٹا اور غیر منصف نظر نہیں آتا۔ اس لئے ضرور باتوں میں آیا ہوگا۔ یعنی غیر منصف بھی قرار دیدیا۔ اور ساتھ ہی بیوقوف بھی قرار دیدیا۔ خلیفۂ وقت کا اچھا دفاع کیا! یعنی اُس نے تو صرف ظالم کہا تھا مگر آپ نے کہا کہ نہیں، صرف ظالم ہی نہیں بلکہ بڑا سخت احمق بھی ہے۔ اور اُس کو چغلیوں کی بھی عادت ہے۔ یکطرفہ باتیں سُنتا ہے اور فیصلے دیتا چلا جاتا ہے۔ میں حسن ظن رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ نے اپنی طرف سے دفاع کیا۔ لیکن یہ کیا دفاع ہے؟ اس کے متعلق تو آپ پر غالب کا یہ مصرعہ صادق آتا ہے کہ ع

ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو!

اگر آپ نے خلافت کے ایسے ہی دفاع کرنے ہیں، اور آپ کے یہی عزم تھے جب آپ نے عہد کئے تھے کہ ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو بھی یاد دلاتے

رہیں گے کہ

تم نے خلافتِ احمدیہ کی حفاظت کرنی ہے۔

اور اس کے لئے ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہو گے۔ اگر اس عہد سے آپ کی یہی مراد ہے تو یہ عہد مجھے نہیں چاہیئے۔ خلافتِ احمدیہ کو یہ عہد نہیں چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کی حفاظت نقصان پہنچانے والی ہے، فائدہ پہنچانے والی نہیں ہے۔

لیکن یہ صرف ایک خلافت کا معاملہ نہیں ہے بلکہ سارے نظامِ اسلام کا معاملہ ہے۔ تمام اسلامی قدروں کا معاملہ ہے۔ ہم تو دور کے مسافر ہیں ہمارا سفر ایک صدی کا نہیں ہے۔ سینکڑوں سال تک اور خدا کرے ہزاروں سال تک ہم اسلام کی امانت کو حفاظت کے ساتھ نسلاً بعد نسل دوسروں تک منتقل کرتے چلے جائیں۔ ان اہم مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو پوری طرح ہتھیار بند تو ہونا چاہیئے۔ اُن معاملوں میں آپ کیوں بار بار، شیطان کے حملوں کے لئے اپنے سینوں کو پیش کرتے ہیں جن کو قرآنِ کریم نے کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ کہ ان اصولوں سے ہٹو گے تو موت کے سوا تمہارا کوئی مقدر نہیں ہے۔

خطبہ ثانیہ :-

نمازِ جمعہ اور نمازِ عصر جو جمع ہوں گی، کے معاً بعد

کچھ مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب

ہو گی۔

سب سے پہلے تو ہمارے عزیز دوست اور سلسلے کے دیرینہ کارکن، جو آپ کے ہاں انگلستان میں ایک لمبا عرصہ تک امیر جماعت انگلستان کے طور پر کام کرتے رہے ہیں یعنی مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق کی والدہ کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ یہ مولوی محمد الیاس خان صاحب کی بیٹی تھیں جن کے دو صاحبزادے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں، اپنی خدمتوں میں، اور تقویٰ اور وفا کے ساتھ وابستگی میں بہت معروف ہیں یعنی عبد السلام خان صاحب اور عبد القدوس خان صاحب۔ یہ مرحومہ بھی اور سلسلے کے ساتھ بہت گہرا، محبت، خلوص اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ مولوی محمد الیاس صاحب خود سلسلے کے بڑے عالم تھے۔ آپ نے ۱۹۰۷ء میں بیعت کی تھی اور آپ کے دو بیٹے بھی، خدا کے فضل سے، جماعت میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ایک تو ماشاء اللہ زندہ ہیں۔ اُن کی بیٹیوں میں سے صالح بیگم مرحومہ، رستم خاں صاحب شہید کی بیگم تھیں۔ انہوں نے بھی آگے اپنی اولاد کی ماشاء اللہ بہت اچھی تربیت کی ہے۔

دوسرے کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد یوسف صاحب ہیں۔ تیسری بیٹی، میں خیال ہے جن سے واقف ہوں، ہمارے امام بشیر رفیق خان صاحب کی والدہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ساری خواتین ماؤں کی حیثیت سے، اپنے بچوں کے لئے تربیت کا بہت بڑا خزانہ چھوڑ گئی ہیں۔ اور ساری اولاد میں خدا کے فضل سے سلسلے سے تعلق اور وفا کا جذبہ موجود ہے الا ماشاء اللہ، کوئی ایک آدمی اپنے امتحان میں ناکام بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن عمومی طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کیسی تربیت کی جا رہی ہے اور خاص طور پر میں نے صوبہ سرحد میں مطالعہ کیا ہے کہ تربیت کا بھاری دارومدار ماؤں پر تھا اور اب بھی ہے۔ یعنی والد کا اتنا زیادہ دخل نہیں ہوتا۔ جن کی مائیں اچھی تھیں اُن کی اولاد لازماً مخلص بنی ہیں اور ضروری نہیں کہ والد اچھا ہو اور اولاد بھی اچھی ہو۔ کیونکہ بعض معاشروں میں مائیں زیادہ اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لیکن جماعتِ احمدیہ میں بالعموم بھی، ساری دنیا میں، ماؤں کو اپنی یہ پوزیشن پیشِ نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ اچھی نسلوں کو پیدا کرنے والی ہوں۔

ان کی نمازِ جنازہ غائب کے علاوہ ایک ہمارے بہت ہی پرانے مخلص دوست اور رفیق، اچھے احمدی، واقفِ زندگی، مولوی محمد صدیق صاحب ننگلی کی اہلیہ کی بھی اچانک وفات کی اطلاع ملی ہے۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب تبسم، جو علمی اور ادبی حلقوں میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے اور پاکستان میں احمدیت کی شدید مخالفت کے دور میں بھی، ان کی علمی اور ادبی کوششوں کو اس حد تک بھی سراہا گیا کہ حکومت پاکستان ان کو انعام دینے پر، یوں کہنا چاہیئے کہ مجبور ہو گئی۔ یعنی ان کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔ انہوں نے علمی ادبی حلقوں میں بڑا مقام پیدا کیا تھا۔ ان کی بھی اچانک وفات کی اطلاع ملی ہے۔ پھر مکرم ابراہیم صاحب نکروما (MR. IBRAHIM NKRUNA) جو گھانا، افریقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ہمارے ایک مخلص احمدی دوست کے خسر تھے مجھے صرف اس حد تک علم ہے۔ انہوں نے ان کی نمازِ جنازہ غائب کی درخواست کی ہے۔

تو انشاء اللہ، نمازِ جمعہ اور نمازِ عصر کے معاً بعد ان سب مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھی جائے گی ٭٭

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جملہ عہدیداران و کارکنات لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کے لئے ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

ہر لجنہ اس روحانی اجتماع میں اپنی نمائندہ اور زیادہ سے زیادہ ممبرات بھجوائے۔ نیز اجتماع کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے لئے زیادہ سے زیادہ لجنہ و ناصرات کی ممبرات کو لائحہ عمل ۱۹۸۸ء میں دیئے گئے نصاب کے مطابق تیار کر کے لانے کی کوشش کرے۔

چندہ اجتماع — جملہ لجنات جلد از جلد چندہ اجتماع شرح کے مطابق وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ صاحبِ استطاعت بہنیں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

امتحان دینی نصاب لجنہ و ناصرات

ناصرات الاحمدیہ بھارت کا سالانہ دینی امتحان ماہ جون کے آخری اتوار کو اور لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ دینی امتحان جولائی کے آخری اتوار کو ہو گا۔

لائحہ عمل سے نصاب دیکھ کر ممبرات لجنہ و ناصرات کو امتحان کی تیاری کروائیں اور امتحان دینے والی ممبرات کی معین تعداد سے فوری طور پر مطلع کریں تا مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچہ جات چھپوا کر وقت پر بھجوائے جا سکیں۔ جن لجنات کی اطلاع ۳۰ مارچ کے بعد آئے گی انہیں پرچہ جات نہیں بھجوائے جائیں گے۔

کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ و ناصرات دینی امتحان میں شامل ہوں۔ سالانہ اجتماع مرکزیہ کے مقابلہ جات میں صرف انہی ممبرات کو حصہ لینے کی اجازت ہو گی جو دینی مرکزی امتحان میں شامل ہوں گی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری تصحیح — بدر مجریہ ۱۱ فروری ۱۹۸۸ء "مصلح موعود نمبر" کے صفحہ ۱۵ کالم ۱ پر اوپر سے نیچے ۲۶ ویں سطر میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت سہو کتابت سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کی بجائے ۱۲ جنوری ۱۹۸۹ء لکھی گئی ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ احباب اس کے مطابق اپنے پرچے میں تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

پاکستانی احمدیوں پر مظالم کا لامتناہی سلسلہ

چند تازہ ترین حقائق

مرکزی پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک کی طرف سے ۸۸/۱/۱۶ کو جاری کئے گئے پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ :-

۱۔ کراچی سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۸۷/۱۲/۲۷ کو مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شہداد پور (سندھ) کو C/۲۹۵ کے تحت گرفتار کر کے شہداد پور جیل بھجوا دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف مقدمہ مولوی احمد میاں حمادی کی درخواست پر ہوا ہے کہ چوہدری خلیل احمد صاحب نے ماہ فروری ۸۷ء کا ماہنامہ "انصار اللہ" کسی وکیل کو پڑھنے کے لئے دیا تھا۔ اس رسالہ میں ان کے دعوی کے مطابق (نعوذ باللہ) ہتک رسول کی گئی ہے۔ پاکستان کے مولویوں کی کوشش ہوتی ہے کہ احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کرواتے وقت کسی نہ کسی طرح دفعہ C/۲۹۵ لگوادی جائے۔ کیونکہ اس کی سزا سزائے موت ہے۔

۲۔ پاکستان سے موصولہ جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے خلاف بعض انتہائی دلآزار اور اشتعال انگیز اشتہارات کو دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ حکومت ایک طرف مولویوں کو اجازت دے رہی ہے کہ وہ جس طرح چاہیں گند اچھالیں اور سر عام گندی زبان استعمال کریں۔ دوسری طرف احمدیوں کے کلمہ طیبہ اور درود پڑھنے پر انہیں اشتعال آتا ہے۔ اس قسم کے اشتہار دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ پاکستان کے مولویوں میں کچھ جیلانی ...

۳۔ روزنامہ جنگ لاہور کی یکم جنوری ۸۸ء کی اشاعت میں "عقائد کے منافی لٹریچر سینسر (ضبط) کرنے کی ہدایت" کے عنوان کے تحت ایک خبر شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے :-

لاہور (نمائندہ خصوصی) ملک بھر میں قادیانیت کے پرچار پر مبنی لٹریچر ضبط کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں جس کے تحت سرکاری اداروں نے قادیانیوں کے دونوں گروپوں کے مسلم عقائد کے منافی لٹریچر پر پابندی عائد کرنا شروع کر دی ہے۔ اس کے خلاف دائر کردہ ایک درخواست قائم مقام وفاقی محتسب نے مسترد کر دی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ شکارپور کے شہری عبد الرشید شرما نے وفاقی محتسب کو درخواست دی کہ وہ ہفت روزہ جدید "لاہور" کے مستقل قاری ہیں جبکہ انہیں چندہ جمع کرانے کے باوجود اس جریدہ کے بیالیس میں سے صرف پانچ شمارے ملے ہیں۔ لہٰذا محکمہ ڈاک کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پرچے واپس دلائے جائیں۔ محکمہ ڈاک سندھ نے بتایا کہ یہ پرچے پنجاب سے سندھ نہیں آئے۔ حکومت سے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ شمارے خفیہ پولیس نے ضبط کر لئے ہیں۔ وفاقی محتسب کے ادارے نے خفیہ پولیس سے دریافت کیا۔ کہ ۴۲ میں سے یہ ۳۷ شمارے انہوں نے کیوں ضبط کر لئے ہیں تو وفاقی محتسب کو بتایا گیا کہ وفاقی وزارت داخلہ نے قادیانیت کے بارے میں جاری کردہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر سختی کے ساتھ عمل کرتے ہوئے اس کی حدود میں آنے والے تمام لٹریچر پر پابندی عائد کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ جس پر قائم مقام وفاقی محتسب نے سندھ کے شہری کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے رسائل وجرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کرنے اور لٹریچر کو سینسر (ضبط) کرنے پر بھی غور کر رہی ہے۔

(روزنامہ جنگ (لاہور) یکم جنوری ۸۸ء)

۴۔ مرکزی پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک لندن کی طرف سے ۸۸/۱/۲۲ کو جاری کردہ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۸۸ء کو ایک احمدی دوست ناصر احمد ولد غلام رسول ساکن گوٹھ شاہ دین (سندھ) پر دو افراد نے خنجر زنی سے قاتلانہ حملہ کیا۔ ناصر احمد کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کی حالت خطرہ سے باہر بیان کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ اس گوٹھ میں ۱۲ احمدی ہیں۔

۵۔ اسی پریس ریلیز کے مطابق مورخہ ۸۸/۱/۲۴ کو رات گیارہ بج کر پانچ منٹ پر جہلم شہر کی مسجد سے باوردی پولیس نے مولویوں کی شکایت پر کلمہ مٹا دیا ہے۔ اس سے پہلے پولیس نے انہیں کہا تھا کہ وہ خود مسجد سے کلمہ مٹا دیں۔ جماعت احمدیہ کے انکار پر انہوں نے D.S.P سے بات کی اور اور پھر کلمہ مٹانے کی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس دوران مسجد میں موجود احمدی احباب دعاؤں میں مشغول رہے۔

○۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن برطانیہ کے نیوز بلیٹن نمبر ۱۳ میں بتایا گیا ہے کہ :-

۶۔ سرگودہا کا سٹی مجسٹریٹ دو صد سپاہیوں کے ہمراہ رات کے پچھلے پہر مسجد احمدیہ نیو سول لائن میں زبردستی داخل ہوا اور وہاں موجود تمام احمدیوں کو ایک کمرے میں بند کر کے مسجد کی دیوار پر آویزاں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات پر لال رنگ پھیر کر ان کی بے حرمتی کی۔ ازاں بعد پولیس نے چار احمدیوں کو حراست میں لے لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس احمدیوں کے خلاف دفعہ C/۲۹۵ کے تحت مقدمہ دائر کر رہی ہے جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی ہے۔

۷۔ کراچی میں پولیس کے ایک دستے نے شرپسند ملاؤں کے ساتھ ایک احمدی ڈاکٹر مکرم عبد الغنی صاحب کی عدم موجودگی میں ان کے گھر کا محاصرہ کیا اور ان کے خاندان کو ہراساں کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے گھر کی دیوار پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ کو مٹا دیں۔ گھر والوں کے انکار کرنے پر پولیس نے باہر کا دروازہ توڑنے کی کوشش کی تاکہ زبردستی اندر داخل ہو سکیں۔ احمدی ڈاکٹر کی اہلیہ نے دروازہ کھولنے سے انکار کیا تو پولیس افسر نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ دیوار پر چڑھ کر اندر داخل ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اندر جا کر احمدی خاتون کے منع کرنے کے باوجود کلمہ طیبہ مٹا دیا اور بانی جماعت احمدیہ کے خلاف دلآزار الفاظ استعمال کئے۔ اس موقعہ پر پولیس نے گھر کے اس مریض کو بھی زدوکوب کیا جو اپنی ضعیف والدہ کو بچانے کے لئے باہر آگئے تھے۔

۸۔ فیصل آباد کی پولیس نے ایک احمدی مکرم حکیم محمد امین صاحب خالد کی ڈسپنسری پر چھاپہ مار کر انہیں اور ان کے بھتیجے تنویر احمد کو گرفتار کر لیا۔ ان ہر دو افراد کو بغیر کوئی وجہ بتائے رات بھر جیل میں رکھا گیا۔ اگلے روز انہیں بتایا گیا کہ ان کے خلاف مقامی ملاں نے یہ شکایت کی تھی کہ ان کی ڈسپنسری میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ آمدہ اطلاعات کے مطابق فیصل آباد کے مزید آٹھ معزز احمدی احباب کو بھی اپنے عقائد کی تشہیر کے جرم میں قید کر لیا گیا ہے۔

۹۔ گجرات کے اسی سالہ معمر ایک احمدی بزرگ مکرم شیر محمد صاحب ریٹائرڈ کیپٹن بعض اشیاء کی خریداری کے لئے ایک مولوی کی دکان پر گئے تو اس نے از خود مذہبی بحث شروع کر دی اور سب احمدیوں کو کافر قرار دیا۔ اس پر جب اس احمدی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "جو کسی مسلم کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔" یاد دلایا۔ تو وہ مولوی طیش میں آ کر ان پر حملہ آور ہوا۔ یہ واقعہ پولیس کے دو سپاہیوں نے بھی دیکھا مگر انہوں نے کسی نوع کی مداخلت نہیں کی۔ ۱۰۔ پاکستان سے آمدہ ایک تازہ خبر کے مطابق جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ (پنجاب) کے صدر مکرم شتاق احمد صاحب کو عدالت نے محض اس بناء پر تین سال قید بامشقت کی سزا دی ہے کہ وہ ایک کتاب A crisis of conscience تقسیم کر رہے تھے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں جو ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی تھی ان سب الزامات کی تردید کی گئی ہے جو اس وقت کے ملاؤں نے احمدیت پر لگائے تھے۔

۱۱۔ لاڑکانہ (سندھ) کے ایک احمدی مکرم ریاض بیگ صاحب مرحوم کی نعش کی مقامی قبرستان میں تدفین کے تین دن بعد سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے حکم پر قبر سے باہر نکالی گئی۔ کیونکہ ملاؤں نے ان کے دفنائے جانے پر احتجاج کیا تھا مگر نعش کی دوسری جگہ تدفین کے بعد بھی ملاؤں نے اپنا احتجاج جاری رکھا جس پر مقامی شریف لوگ بھی پریشان ہو گئے۔

۱۲۔ اسی طرح مکرم عبد اللہ ملک صاحب ساکن بسریاں ضلع سیالکوٹ کی عمر رسیدہ بیوی کی نعش کو عام قبرستان میں دفنائے جانے سے منع کیا گیا۔ ملاؤں کی اشتعال انگیزی کے باعث پولیس بلائی گئی مگر پولیس نے بھی کوئی مداخلت نہیں کی جس پر ملک صاحب کو اپنی ذاتی زمین میں ہی مرحومہ کی تدفین کرنا پڑی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ○

قارئین سے درخواست ہے کہ ہمارے ان مظلوم احمدی بھائیوں کی مشکلات کے ازالہ اور غیر معمولی مشکلات کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قسط دوئم

جماعتِ احمدیہ اور قومی یکجہتی

تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

بموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

آج ایک لمبے تجربہ کے بعد قوم کے مدبّر اور خیر خواہ مامور ربانی کے اس پیغام صلح کو عملی جامہ پہنانے کی شدید ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ جس کو اب "قومی ایکتا" اور نیشنل انٹگریشن کا حسین نام دیا جا رہا ہے۔ اور ان پروگراموں کے ذریعہ ملک کے مختلف طبقات کو متحد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بہر حال دیر آید درست آید۔ خدا کرے اب بھی ہم اصل حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح لائنوں پر کام کر سکیں تاکہ ملک کی سالمیت و اتحاد برقرار رہ سکے۔

I :۔ بابائے قوم گاندھی جی نے آزادیٔ ہند سے قبل ہندو اور مسلمانوں کو نصیحتاً فرمایا تھا :۔

الف :۔ "مسلمانوں کا تو ہندوؤں کی مانند یہی وطن ہے۔ ان کا ہندوستان سے نکل جانا میں بالکل ناممکن سمجھتا ہوں۔ اس لئے ان کے ساتھ امن اور آمان سے رہنا ہی ایک طریق ہو سکتا ہے۔"

(اخبار سبیل امرتسر ۲۲ جون ۱۹۲۷ء)

نیز فرمایا :۔

ب :۔ "اسلام اپنے عروج کے زمانہ میں تعصب اور غیر روا داری سے پاک رہا ہے۔ دنیا اس کے احترام پر آمادہ تھی۔ جب مغرب پر تاریکی مسلط تھی تو مشرق کے افق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا اور اس نے مصائب و آلام سے برباد شدہ دنیا کو آرام و روشنی سے شاد کیا۔ اسلام سچا مذہب ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں۔ وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح میں کرتا ہوں۔"

(سیاست لاہور ۱۸ جون ۱۹۲۷ء)

II :۔ اسی طرح بلبل ہند شریمتی سروجنی نائیڈو نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ کانپور میں اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا :۔

"اگر ہندو اور مسلمان دونوں باہمی روا داری اور درگزر کے آسمانی قانون پر عمل اختیار کریں اور ایک دوسرے کی عبادات اور طریقہ زندگی اور ایک دوسرے کی مقررہ مراسم اور قربانیوں میں رکاوٹ اور خلل پیدا نہ کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے مذہب کی خوبیوں کا مطالعہ اور احترام کریں اور ہر ایک کی تہذیب کی خوشنمائی پر غور کریں اور دونوں جماعتوں کی خواتین رشتۂ ارتباط کو بڑھائیں تو ان کے بچوں میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ اور پھر یقیناً ہماری توقعات ہر طرح مکمل ہو کر رہیں گی۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲ جون ۱۹۲۶ء)

دس زرّیں اصول

بھائیو! اگر ہم اپنے وطن کے لوگوں میں صحیح قومی جذبہ نیشنلزم پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اپنے وطن میں اتحاد و اتفاق اور باہمی روا داری کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان دس سنہری اصولوں کو اپنانا ازبس ضروری ہے جو میں اب آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن پر عمل کرنے سے انشاء اللہ خوشگوار نتائج برآمد ہوں گے۔ یاد رہے کہ یہ اصول اسلام اور جماعتِ احمدیہ کی تعلیم سے ماخوذ ہیں۔

پہلا اصول چونکہ ہمارے دیش کا نظام اور ملک کا آئین دھرم نرپیکش سیکولر ازم اور جمہوریت ڈیموکریسی پر مبنی ہے اس لئے ہندوستان میں بسنے والے سب افراد کو بلا لحاظ مذہب و ملت، ملک کا وفادار شہری سمجھا جائے اور ملک کے آئین میں دیئے گئے تمام حقوق و مراعات اور تحفظات کا انہیں مستحق قرار دیا جائے اور کسی شہری کی وفاداری پر اس کے کسی خاص مذہب و عقیدہ کی بنا پر شبہ نہ کیا جائے۔ اور نہ ہی اسے دوسرے درجہ کا شہری سمجھا جائے۔ شہری حقوق میں مساوات و برابری ہمارے آئین کا طرّۂ امتیاز ہے۔ اور مساوات کی بنیاد انسانیت پر ہے۔ اس میں رنگ و نسل۔ مذہب و قوم اور زبان کی کوئی تفریق نہیں ہونا چاہیئے۔ انسانیت کے ناطے ہم سب برابر اور بھائی بھائی ہیں۔ حدیث نبوی صلعم میں ہے۔ (۱) النَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُو اٰدَمَ (۲) الخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔ کہ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں۔ اور خدا کی فیملی اور سنتان ہیں۔ خدا تعالیٰ کو وہی شخص پیارا ہے جو اس کی مخلوق سے حسنِ سلوک اور محبت کرنے والا ہے۔ اسی طرح گوربانی میں بھی ہے :۔

"اوّل اللہ نور اُپایا۔ قدرت کے سب بندے
اک نور تمیں سب جگ اُپجیا کون بھلے کون مندے"
ایک پیتا ایکس کے ہم بارک تو میرا گورہائی
ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

ہمارے دیش کے سابق راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشن نے ۱۹۶۰ء میں فرمایا تھا :۔

"نیشنلزم اور فوجی طاقت کے استعمال کی آج ضرورت نہیں۔ انسانیت اور بین الاقوامی امن و صلح کا جذبہ ہی صرف ایک طریق ہے۔ جس سے ہم دنیا کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔"

(اخبار ۳/۱۱/۶۰ Mail Madras)

آچاریہ ونوبھاوے نے بھی اسی لئے "جے جگت" کا نعرہ لگایا۔ اور گوربانی نے بھی یہی محبت کا پیغام دیا ہے

"نہ کوئی ویری نہی بیگانا سب سنگ ہم کو بن آئی"

دوسرا اصول ہر شہری کے اندر حُبّ الوطنی کا صحیح جذبہ پیدا کیا جائے بزرگانِ سلف کے ایک مقولہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ (الاخبار الموضوعۃ المعروف بالموضوعاتِ الکبریٰ۔ مصنفہ علامہ نور الدین علی بن محمد بن سلطان صفحہ ۱۸۰ ملا علی قاریؒ) کی رو سے وطن کی محبت ایمان کا ایک حصہ قرار دی گئی ہے۔ اس لئے اپنے ملک اور وطن کی خدمت کرنا اور اس کے دفاع اور تعمیر و ترقی کے منصوبوں میں حصہ لینا ہر شہری اپنا فرض منصبی سمجھے۔ اس کے لئے حکومت اور اداروں کی طرف سے ایسے نصاب بنائے جائیں اور ایسے پروگرام اختیار کئے جائیں جن کے ذریعہ ہماری نئی نسل اور نئی پود کے اندر ابتدائی زمانہ سے ہی حُبّ الوطنی کے جذبات پیدا ہوں۔ اور ہر شہری خواہ وہ کسی مذہب و فرقہ اور عقیدہ سے تعلق رکھتا ہو۔ اسے اپنے وطن اور اہل وطن سے ایک سچی محبت پیدا ہو جائے اور وہ ملک کی نیک نامی اور فلاح و بہبود کا ہر وقت خیال رکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کیا ہی پیارا slogan دیا تھا

"Love for all
Hatred for none"

یعنی پیار سب سے اور نفرت کسی سے نہیں۔

اسی طرح سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا :

"مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں"

علامہ اقبال نے بھی کیا خوب فرمایا تھا :

"مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا"

تیسرا اصول ہمارے دیش میں مختلف مذاہب و عقائد کے لوگ بستے ہیں ہمارے ملک کے آئین میں آرٹیکل ۲۵ تا ۲۸ میں ہر انسان کو مذہبی آزادی دی گئی ہے۔ اسی طرح U.N.O. کے حقوقِ انسانی کے منشور میں بھی مذہبی آزادی کے حقوق کو تمام انسانوں کے لئے تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ آرٹیکل ۱۸ میں ہے کہ :۔

"ہر شخص کو خیال، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ وہ اپنا مذہب و عقیدہ تبدیل بھی کر سکتا ہے۔ خواہ انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر اور ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اپنے مذہب و عقیدہ کا اظہار اپنی تحریر، تقریر اور عبادات اور عمل کے ذریعہ کرے۔ اس لئے اس ضمیر و مذہب کی آزادی کے منشور کے پیش نظر صدق دل سے ہندوستان کے ہر شہری کو اپنے دوسرے بھائیوں کی مذہبی آزادی میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ تمام مذہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام کریں۔ اور کوئی کسی کے مذہبی جذبات سے نہ کھیلے۔

۱۹۷۵ء میں سپریم کورٹ نے آزادی ضمیر و مذہب کے بارہ میں ایک فیصلہ کیا تھا جس کا ذکر A.I.R. 1975 Supreme court P. 620 پر ہے :-

کہ سپریم کورٹ نے کیس رام جی لال V/s ریاست اُتر پردیش میں یہ فیصلہ دیا کہ آزادیٔ مذہب کا حق کسی کو اس بات کا اختیار نہیں دیتا۔ کہ وہ عمداً و ارادۃً کوئی ایسا کام کرے جو دوسرے فرقہ کے لوگوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے۔ ایسے اقوام کو ریاستی حکومت ملکی نظم و ضبط کی بنیاد پر ہی روک سکتی ہے ؟"

آزادیٔ ضمیر و مذہب اور اسلام

اسلام نے بھی ہر شخص کو ضمیر و مذہب کی مکمل آزادی دی ہے۔ اور مذہبی معاملات میں کسی قسم کے جبر و تشدد کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

ا۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ)

ب۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْیُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْیَکْفُرْ (الکھف)

ج۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (الکافرون)

کہ دینی معاملات میں کسی قسم کا جبر و اکراہ جائز نہیں۔ کیونکہ جبر و اکراہ سے ہم کسی شخص کے جسم اور زبان پر قابو پا کر اسے منافق تو بنا سکتے ہیں۔ حقیقی مومن نہیں۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ ایمان لائے یا انکار کرے۔ ہر ایک کا دین و مذہب وہ ہے جس کا وہ خود اقرار کرتا ہے نہ کہ وہ جو اس کا مخالف اس کی طرف منسوب کرے۔ گویا کہ کسی کے دل و دماغ پر کوئی پابندی نہیں۔

حقوق انسانی کے متذکرہ بالا منشور میں بھی ہر شخص کو مذہبی تبلیغ و پرچار کا حق دیا گیا ہے کہ وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ دلائل و براہین کے ذریعہ محبت و ترغیب سے کسی کو اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ بنائے۔ الغرض مذہب کو فتنہ و فساد اور ظلم و تشدد کا ذریعہ اور آلہ نہ بنایا جائے۔

"اہنسا پرمو دھرما" عدم تشدد کے اصول کو مذہبی دنیا میں مدنظر رکھا جائے۔ ہر شخص اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کر کے اپنے نفس کی اصلاح معاشرہ کی اصلاح اور خالق کائنات سے محبت و خلوص کا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ نہ وہ کسی دوسرے بھائی کی مذہبی آزادی سلب کرے اور نہ ہی کسی پیشوا کی توہین کرے۔ گوربانی میں بھی ہے

"ست سنت کی نندا کرے نہ کوئے
جو نندا سے تس بہت نہ ہوئے"

اگر مذہب کے اختلاف کی بناء پر فساد ہوگا تو کمیونسٹوں کو یہ کہنے کا موقعہ ملے گا۔

Religion is the opium of People. کہ مذہب لوگوں کے لئے افیون ہے۔

چوتھا اصول

آزادی ملنے کے بعد ملک کے بعض حصوں میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور کبھی کبھی اب بھی ہوتے ہیں۔ یہ فسادات اس لئے ہوتے ہیں کہ ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے بعض افراد دوسرے مذہب والوں کے مذہبی جذبات کا لحاظ نہیں رکھتے اور ان کے پیشوا۔ نبی۔ رسول۔ رشی منی کی صحیح عزت نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات بعض فتنہ پرور دوسرے دھرم کے پیشواؤں کی ہتک و تذلیل کرنا موجب فخر سمجھتے ہیں جس سے دوسرے فرقہ کے لوگوں کو اشتعال آتا ہے تو وہ جوش میں آکر اور ہوش کو کھو کر فتنہ و فساد پر تل جاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ معصوموں کی جان و مال اور عزت کی تباہی و بربادی کی صورت میں نکلتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اس مذہبی منافرت کے جذبہ کو دُور کرنے اور باہمی روا داری اور محبت و پریم کے جذبات کو فروغ دینے کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں فرمایا کہ ہمارا خدا ربّ العالمین ہے اس کی ربوبیت تامہ نے ہر ملک و قوم کے اندر لوگوں کی اصلاح و راہنمائی کے لئے اپنے نبی اور رسول بھجوائے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔

الف۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر)

ب۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل)

کہ ہم نے ہر قوم میں اپنے مصلحین اور ریفارمر بھیجے ہیں جنہوں نے توحید الٰہی اور عبادتِ الٰہی کی تعلیم دی اور انہیں شرک اور بدعت اور بدیوں اور برائیوں سے بچنے کی تعلیم دی۔ گوربانی میں بھی ہے ہے

الف۔ محما کو پیر لعدا بلنتا

ب۔ ہر جگ جگ بھگت اُپایا
پیج رکھدا آیا رام راجے
بن ستگور کِتے نہ پایو
بن ستگور کنے نہ پایا
کبیر پونگرا رام اللہ کا
سب گور پیر ہمارے

"ست سنت کی نندا کرے نہ کوئے
جو نندا سے تس بہت نہ ہوئے"

پس جب ہر قوم اور ہر جاتی میں مہاپُرش اور خدا کے پیارے آئے ہیں تو باہمی محبت و اتحاد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر قوم و مذہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کی عزت و تکریم کی جائے۔ اس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے :-

"یہ اصول نہایت پیارا۔ امن بخش۔ صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم اُن تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ اور یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اس اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔" (تحفہ قیصریہ)

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اسی کے مطابق عقیدہ رکھتی ہے۔ اور عمل کرتی ہے۔ اس لئے جماعت کے تعلقات ہندو۔ سکھ بھائیوں اور دوسری اقوام سے خوشگوار ہیں اور امن محبت اور امن پسندانہ تعلیم کو پھیلانے کے لئے ہم ہر سال "جلسہ پیشوایانِ مذاہب" منعقد کرتے ہیں۔ اور ایک ہی پلیٹ فارم سے مختلف دھرموں کے نمائندگان اور اسکالرز اپنے اپنے ریشیوں۔ منیوں۔ مہاپُرشوں اور گوروؤں کے پوتر جیون اور پاک تعلیم کو پیش کر کے پریم اور روا داری کا ایک گلدستہ تیار کرتے ہیں۔ اور یہی وہ اصول ہے جس کو اپنا کر مذہبی دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ بصیرت کے ان جلسوں کے نتیجہ میں مذہبی تعصب کم اور محبت و روا داری کے جذبات ترقی پا رہے ہیں۔ اتحاد مذاہب کے لئے فضاء دن بدن سازگار ہو رہی ہے جماعت احمدیہ کے ایسے ہی جلسوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کچھ عرصہ قبل ایڈیٹر صاحب اخبار "ملاپ" نے لکھا تھا :-

"یہ خوشی کی بات ہے کہ اب غلط فہمی کے بادل چھٹتے جاتے ہیں چنانچہ اہل ہند رفتہ رفتہ حقیقت آشنا ہوتے ہیں۔ ماضی قریب میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر ہندو اور دیگر غیر مسلم عربی نبی کی نعت خوانی کر رہے ہیں تو دوسری طرف بہت سے معزز تعلیم یافتہ مسلمان کھلے دل سے حضرت کرشن جی کی مدحت طرازی میں مصروف ہیں اور یہ امر اقوام ہند کے باہمی اتحاد و اتفاق کے واسطے نہایت مبارک اور اہم ہے۔ کیونکہ ترقی اور آزادیٔ ہند کا انحصار اسی امر پر ہے۔"

(اخبار ملاپ کرشن نمبر اگست ۱۹۳۹ء)

ضمناً یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ کا ذکر ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شری کرشن جی کے بارہ میں فرمایا ہے "کَانَ فِی الْھِنْدِ نَبِیًّا اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُہٗ کَاھِنًا۔" (دیلمی) کہ ہندوستان میں ایک سانولے رنگ کا نبی گزرا ہے جس کا نام کنہیا۔ کاہن یعنی کرشن تھا۔ پس ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ باقی نبیوں کی طرح حضرت کرشن جی کی بھی دل سے عزت و تکریم کرے۔

اسی طرح شری گورو نانک دیو جی کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے

"بود نانک عارف و مرد خدا
راز ہائے معرفت را راہ کشا"

پانچواں اصول

نہ صرف مختلف مذاہب کے پیشواؤں اور مذہبی بزرگوں کی عزت و تکریم کی جائے۔ بلکہ ان کی مذہبی عبادت گاہوں دھرم استھانوں اور مذہبی کتابوں۔ دھارمک گرنتھوں کی بھی عزت و عظمت کا خیال رکھا جائے۔ نیز مسجد و مندر اور گوردواروں کے تقدس کے خلاف جو حرکتیں باعث فتنہ و فساد بنتی ہیں ان سے اجتناب کیا جائے۔ ایک دوسرے کے مذہبی جذبات و احساسات کا خیال رکھا جائے بلکہ ان کا احترام کیا جائے۔ اس طرح مختلف قوموں اور مذاہب کے پیروؤں میں جو باہمی محبت و پیار کی فضا پیدا ہوگی۔ اس کا ملکی حالات پر ایک خوشگوار اثر پڑے گا۔ مذہبی اور قومی روا داری پیدا کرنے کا یہ طریق ملک کی ترقی و سربلندی کے لئے ایک شاندار ذریعہ ہے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے :-

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ

کہ کوئی شخص حقیقی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔

جب کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے اپنے مذہبی پیشوا دھرم استھان اور دھرم گرنتھوں کی عزت و تکریم کی جائے تو وہ بھی دوسرے بھائیوں کے مذہبی جذبات کا خیال رکھے۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو دوسرے دھرم والوں کے مذہبی پیشوا۔ مذہبی کتابوں اور دھرم استھانوں کے تقدس و احترام کے منافی ہو۔ (باقی آئندہ)

نتیجہ امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ بھارت

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے دینی امتحان میں سال ۱۹۸۷ء کے لئے کتاب "نبیوں کا سردار" نصاب کے طور پر رکھی گئی تھی۔ اس امتحان میں جن احباب و مستورات نے کامیابی حاصل کی ان کے اسماء حاصل کردہ نمبرات کی تفصیل کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان کے علم و ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ قادیان

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ قمر النساء صاحبہ	۶۸/۱۰۰
〃 مریم صدیقہ صاحبہ	۷۰
〃 مسعودہ حق صاحبہ	۷۷
〃 طیبہ مبارکہ صاحبہ	۶۷
〃 حفصہ بیگم صاحبہ	۷۰
〃 بشریٰ بیگم صاحبہ	۵۶
〃 نصرت جہاں صاحبہ	۷۰
〃 امۃ الحیٔ صاحبہ	۵۷
〃 یاسمین اختر صاحبہ	۶۹
〃 امۃ الرزاق صاحبہ کوثر	۶۴
〃 ثریا بانو صاحبہ	۷۵
〃 نسیم اختر صاحبہ	۷۵
〃 راشدہ پروین صاحبہ	۵۰
〃 رخسانہ ممتاز صاحبہ	۶۸
〃 امۃ المجیب صاحبہ	۵۶
〃 شاہینہ مرزا صاحبہ	۶۸
〃 حمیدہ خانم صاحبہ	۶۵
〃 آصفہ سلطانہ صاحبہ	۵۸
〃 فرخندہ بیگم صاحبہ	۶۱
〃 نعیمہ بشریٰ صاحبہ	۶۵
〃 بشریٰ خورشید صاحبہ	۶۵
〃 فہیمہ مبارکہ صاحبہ	۷۳
〃 ساجدہ شاہین صاحبہ	۵۹
〃 راشدہ پروین صاحبہ	۶۸
〃 زبیدہ خانم صاحبہ	۶۵
〃 امۃ الحیٔ تحسین صاحبہ	۶۲
〃 عذرا فضل صاحبہ	۵۵
〃 رفیعہ بانو صاحبہ	۵۲
〃 نسیم اختر صاحبہ	۵۰
〃 بشریٰ صادقہ صاحبہ	۶۳
〃 راشدہ رحمٰن صاحبہ	۷۵
〃 نصیرہ سلطانہ صاحبہ	۷۰
〃 فریدہ عفت صاحبہ	۷۱
〃 مظفر محسنہ صاحبہ	۷۶
〃 امۃ الحیٔ فاروق صاحبہ	۷۹
〃 امۃ الرؤف صاحبہ	۷۴
〃 امۃ القدیر شاکرہ صاحبہ	۵۴
〃 امۃ المتین رضوانہ صاحبہ	۵۵

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم عبد الرحمٰن خالد صاحب	۴۵/۱۰۰
〃 مبارک احمد صاحب تقویٰ	۵۹
〃 سلیم احمد صاحب حیدرآبادی	۴۰
〃 سید شکیل احمد صاحب	۳۵
〃 سید طفیل احمد صاحب	۵۰
〃 منصور احمد صاحب جمشید پوری	۶۳
〃 نذیر احمد صاحب مشتاق	۵۰
〃 محمد نذیر صاحب	۶۲
〃 طاہر احمد صاحب چیمہ	۵۰
〃 محمد نسیم خاں صاحب	۶۰
〃 محمد کلیم خاں صاحب	۴۸
〃 محمد وسیم خان صاحب	۵۹
〃 منیر الدین صاحب ناصر	۴۰
〃 مولوی نصیر احمد صاحب عارف	۵۰
〃 کے۔ محمود احمد صاحب	۶۸
〃 فاروق احمد ناصر صاحب	۴۵
〃 عبد الحفیظ ناصر صاحب	۵۵
〃 ملک محمد منیر صاحب	۶۱
〃 جاوید احمد راتھر صاحب	۵۲
〃 عبد الواسع چوہدری صاحب	۴۴
〃 مبارک احمد صاحب چیمہ	۵۷
〃 محمد رشید بی ایم صاحب	۴۰
〃 عبد السلام طالب کنکڑوبڑ	۴۸
〃 محمود احمد صاحب ملکانہ	۴۰
〃 پی۔ عبد الناصر صاحب	۴۰
〃 شیخ ہارون رشید صاحب	۶۵
〃 محمد نجیب خان صاحب	۴۰
〃 محمد دین صاحب ڈیرے والی	۴۰
〃 جلال الدین صاحب پڈر	۴۵
〃 خالد محمود صاحب	۴۵
〃 کے۔ ناصر احمد صاحب	۴۰
〃 محمد موسیٰ گجراتی صاحب	۵۷
〃 سفیر احمد صاحب چارکوٹ	۴۰
〃 عطاء اللہ نصرت صاحب	۴۰
〃 شوکت انصاری صاحب	۴۸
〃 قریشی بشیر احمد صاحب	۴۰
〃 حامد علی احسان صاحب	۴۰
〃 ایم ابوبکر صاحب	۵۰
〃 محمد مصلح الدین سعدی صاحب	۷۵
〃 فرزان احمد خاں صاحب	۵۵

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم محمد طاہر احمد صاحب	۵۵/۱۰۰
〃 باسط رسول ڈار صاحب	۴۰
〃 شمشاد احمد صاحب ملکانہ	۴۵
〃 منصور احمد صاحب کھٹی	۶۵
〃 عصمت علی صاحب	۴۵
〃 مزمل احمد صاحب میلاپالیم	۶۳
〃 محمد صادق صاحب الپی	۳۵
〃 انعام مظفر صاحب	۴۸
〃 رفیق احمد صاحب مدراسی	۵۵
〃 منور احمد صاحب شاہد	۵۳
〃 منور احمد صاحب طاہر	۳۵
〃 ممتاز احمد صاحب ناصر	۳۵
〃 محمد اسمٰعیل صاحب طاہر	۵۹
〃 نور الدین انور صاحب	۳۸
〃 سی کے محمد صاحب	۶۸
〃 حفیظ احمد الہ دین صاحب	۵۵
〃 سی جی جمال الدین صاحب	۵۰
〃 سراج احمد صاحب	۳۵
〃 عزیز احمد صاحب بجوپورہ	۳۵
〃 شیخ محمود احمد صاحب	۵۵
〃 طاہر احمد ناصر صاحب	۴۲
〃 کلیم احمد صاحب پونچھی	۳۵
〃 محمد سیف الدین صاحب	۶۵
〃 ایم۔ ظفر احمد صاحب	۴۵
〃 ایم۔ احمد جعفر خان صاحب	۴۰
〃 ٹی کے محمود صاحب کالکلم	۴۰
〃 مولوی جلال الدین صاحب نیّر دوم	۸۵
〃 مظفر احمد صاحب کھٹی	۴۷
〃 ایوب علی خان صاحب	۷۱
〃 محمد ابراہیم شاہ صاحب	۷۸
〃 مبشر احمد بدر صاحب	۴۲
〃 داؤد احمد قریشی صاحب	۵۲
〃 فضل عمر محمود صاحب	۶۲
〃 محمد نصیر الحق صاحب	۵۱
〃 مظہر احمد وسیم صاحب بجوپورہ	۵۵
〃 شریف احمد صاحب حیدرآبادی	۵۰
〃 عطاء الرحمٰن صاحب آسامی	۶۵
〃 علی کنجو صاحب کوڈالی	۴۵
〃 طارق احمد صاحب قمر	۴۵
〃 محمد ظفر الحق صاحب	۴۸

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم سید فضل باری صاحب	۶۴/۱۰۰
〃 حبیب احمد طارق صاحب بانگروی	۴۱
〃 عبد المظہر صاحب بنگالی	۴۵
〃 عبد المالک صاحب	۴۰
〃 مرزا مظفر احمد ظفر صاحب	۵۰

جماعت احمدیہ عثمان آباد

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ خاتون بی صاحبہ	۶۰/۱۰۰
〃 امۃ القدیر صاحبہ	۶۵
مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	۷۱
〃 محمد عبد العظیم صاحب	۶۰
مکرمہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ	۶۷
〃 بشریٰ بیگم صاحبہ	۷۰
مکرم شیخ عبد العظیم صاحب	۴۵
مکرمہ امۃ العزیز بشارت صاحبہ	۴۴
〃 قدسیہ یاسمین صاحبہ	۴۵
〃 عطیہ سلطانہ صاحبہ	۴۵

جماعت احمدیہ شیموگہ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ	۵۵/۱۰۰
〃 سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ	۵۹
〃 امۃ الکلیم تسنیم صاحبہ	۵۷
〃 امۃ العلیم جبیں صاحبہ	۵۸
〃 امۃ الرحیم صاحبہ	۶۱
〃 عائشہ یاسمین صاحبہ	۵۴
مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب	۴۹
〃 عبد الرشید سہیل صاحب	۵۵
〃 میر انصار الحق صاحب	۵۷
〃 میر اکرام الحق صاحب	۴۹
〃 میر سراج الحق صاحب	۶۱
مکرمہ بی بی ہاجرہ صاحبہ	۴۸
〃 بشریٰ صدیقہ اسماء صاحبہ	۵۸
〃 فضل النساء صاحبہ	۵۰
〃 منصورہ بیگم صاحبہ	۵۰
〃 ایم آئی امۃ العلیم صاحبہ	۵۶
〃 انیس فاطمہ صاحبہ	۶۹
〃 امیقہ مبارکہ بیگم صاحبہ	۵۰

جماعت احمدیہ خانپور ملکی

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم محمد سہیل احمد صاحب	۴۵/۱۰۰
〃 سید شارق مجید صاحب	۴۷
〃 سید محمد منور عالم صاحب	۵۵
〃 سید جاوید عالم صاحب	۶۱
〃 محمد نصیر احمد گلزاری	۶۲

جماعت احمدیہ گلبرگہ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم محمد امان اللہ صاحب	۶۶/۱۰۰
〃 غلام ناظم الدین صاحب	۵۹
〃 عبد الحفیظ استاد صاحب	۶۴
〃 قریشی عبد الحکیم صاحب ایم اے	۷۰

جماعت احمدیہ اٹارسی

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم ابرار حسین صاحب	۸۴/۱۰۰
" عبدالحفیظ صاحب	۴۵
" عبدالباری صاحب	۴۹
" مفضل حسین صاحب	۶۵

جماعت احمدیہ سکندرآباد

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اوّل	۸۹/۱۰۰
" یوسف احمد الہ دین صاحب	۵۰
مکرمہ منصورہ صاحبہ سوم	۸۳

جماعت احمدیہ حیدرآباد

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم احمد عبدالستار صاحب احمدی	۵۳/۱۰۰
" محمد انور صاحب	۴۰
" محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی	۷۵

جماعت احمدیہ لکھنؤ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم چوہدری محمد نسیم صاحب	۷۹/۱۰۰

جماعت احمدیہ کیرنگ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم عطاء الرحمٰن صاحب	۷۵/۱۰۰
" عبدالمنان خان صاحب	۶۲
" شیخ عبدالنعیم صاحب	۶۲
" محمد نعیر احمد صاحب	۴۵
" یٰسین خان صاحب	۷۰
" بقاء الرحمٰن صاحب	۴۸
" عبدالصمد خان صاحب	۴۵

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم جیلاب الدین صاحب	۴۵/۱۰۰

جماعت احمدیہ ریشی نگر

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم محمد رفیق صاحب بٹ	۶۶/۱۰۰
" مبارک احمد صاحب گنائی	۴۰
" عبدالرحمٰن دلیر صاحب	۶۵
" عبدالرشید میر صاحب	۵۷
" محمد رفیق گنائی صاحب	۴۰
" محمد حسین گنائی صاحب	۴۰

جماعت احمدیہ پینگال

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ	۶۶/۱۰۰
" آل گون پری بی بی صاحبہ	۵۰
مکرم جوگی خان صاحب	۴۴
مکرمہ مریم بی بی صاحبہ	۶۰
مکرم رحمان خان صاحب	۴۵
" محمد عبدالرحمٰن صاحب	۶۰
" عبدالقدوس صاحب	۶۳
" محمد سبحان صاحب	۶۶
مکرمہ عائشہ خاتون صاحبہ	۷۷

جماعت احمدیہ کٹک

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرم خالد احمد صاحب	۷۱/۱۰۰
" سید مذکر الدین احمد صاحب سوم	۸۳

چنڈی گڑھ

نام	نمبر حاصل کردہ
مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ	۷۷/۱۰۰

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

برائے آندھرا۔ کرناٹک۔ مہاراشٹر

یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ تحریک جدید عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے ایک عظیم الشان جہاد کبیر ہے اور تحریک جدید کا چندہ صدقہ جاریہ ہے۔ اضافہ و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت آپ کی جماعت میں پہنچ رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲ ۳/۸۸	محبوب نگر	۳۱ ۳/۸۸	۱	۱ ۴/۸۸
بمبئی	۴ ۳/۸۸	۳	۷	وڈمان	۱ ۴	۱	۲
گلبرگہ	۸	۱	۹	چنتہ کنٹہ	۲	۲	۴
شاہ آباد	۹	۱	۱۰	کرنول	۴	۱	۵
یادگیر	۱۰	۴	۱۴	ہبلی	۶	۱	۷
تیما پور	۱۴	۱	۱۵	لونڈا	۷	۱	۸
دیودرگ	۱۵	۱	۱۶	بیلگام / گندی گواڑ	۸	۱	۹
حیدرآباد	۱۷	۶	۲۳				
سکندرآباد	۲۳	۱	۲۴	ساونت واڑی	۹	۱	۱۰
ظہیرآباد	۲۴	۱	۲۵	شیموگہ	۱۱	۲	۱۳
عادل آباد	۲۶	۱	۲۷	سورب	۱۳	۱	۱۴
چنداپور / ارن پہاڑ	۲۸	۱	۲۹	ساگر	۱۴	۱	۱۵
				بنگلور	۱۵	۳	۱۸
جڑچرلہ	۳۰	۱	۳۱	مرکرہ	۱۹	۲	۲۱ ۴/۸۸

ایوانِ خدمت کے بقایا داران سے گذارش

الحمدللہ کہ ایوانِ خدمت کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ اور اب یہ آخری مراحل میں ہے۔ جو خدام و اطفال تاحال بقایا دار ہیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ کوشش کر کے ۲ ماہ کے اندر اندر اپنے ذمہ کے بقایا جات ادا کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔

وہ افراد جو پانچ پانچ صد روپے برائے تعمیر ایوانِ خدمت میں ادا کر کے معاونِ خصوصی میں شامل ہیں وہ اپنے اسماء مع رسید کی فوٹو سٹیٹ کاپی کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ تاکہ دفتر کے ریکارڈ میں اگر کوئی نام چھوٹ گیا ہو تو اُسے شامل کر کے اسماء کی پلیٹیں تیار کروائی جاسکیں۔

اُمید ہے کہ خدام اس کی طرف خصوصی توجہ فرما کر اپنے بقایا جات کی ادائیگی فرمائیں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضروری اعلان نظامت دارالقضاء قادیان

مکرم ایم۔ بی بشیر احمد صاحب آف کیرالہ سٹیٹ آپ کی اہلیہ محترمہ وی۔ پی آمنہ بی صاحبہ کی طرف سے دارالقضاء قادیان میں خلع کی درخواست موصول ہوئی ہے۔ سو آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں نظامتِ قضاء قادیان سے اس سلسلہ میں رابطہ پیدا کریں۔ بصورت دیگر آپ کی طرف سے ۳۰ اپریل ۱۹۸۸ء تک نظامتِ قضاء کو کوئی اطلاع موصول نہ ہونے پر محترمہ آمنہ بی صاحبہ کی درخواست خلع کو قبول کر لیا جائے گا۔

خاکسار۔ منیر احمد خادم
قاضی اوّل سلسلہ عالیہ احمدیہ

مبلغین کرام مطلع رہیں

جیسا کہ مبلغین کرام کو معلوم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ماہ اپریل میں ختم ہو رہا ہے اس لئے وہ اپنے بل ہائے سائر مرتب کر کے ساتھ کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجواتے رہیں۔ اور آخری بل ۱۵/۴/۸۸ کو رجسٹری کرا کے نظارت ہذا میں بھیجیں۔ جس میں اس امر کی وضاحت بھی آجانی چاہیئے کہ اُن کا کوئی سابقہ بل نظارت کے ذمہ واجب الادا نہیں ہے۔ اور اگر کوئی بل ایسا ہو تو اس کی بھی تعیین کر دی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریب آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ "شاذیہ عندلیب" سلمہا نے عمر چھ سالی نے ماہ اکتوبر ۸۷ء میں قرآن مجید ختم کیا فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ عزیزہ کی تقریب ختم قرآن مجید اور دعا مورخہ ۱۳ جنوری ۸۸ء کو منعقد کی گئی جس میں پچاس کے قریب مستورات و بچے شامل ہوئے اس موقعہ پر محترمہ سعیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دعا کروائی اور بچی کو پیار دیا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے قارئین سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو دینی و دنیوی علوم سے نوازے اور احمدیت کا سچی خادمہ بنائے آمین۔

خاکسار حلیمہ پروین ناز
اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب کارکن صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان

ولادتیں

(۱) ـــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قاری نواب احمد صاحب آف گنگوہی بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان کو بتاریخ ۳۰/۱/۸۸ پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "جمیلہ عنبر" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم علیم الدین صاحب مرحوم آف گنگوہ کی پوتی اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب عرف تیالا افغاناں درویش قادیان کی نواسی ہے۔ مکرم قاری صاحب اعانت بدر میں ۱۰ روپے ادا کرتے ہوئے نومولودہ کے نیک صالحہ بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) ـــــ مورخہ ۲/۲/۸۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب ایڈیشنل انچارج وقف جدید قادیان کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام امۃ النصیر نبیلہ نازعہ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم سید عبد الباری صاحب مرحوم آف اُڑیسہ کی نواسی اور مکرم سید کریم بخش صاحب آف اُڑیسہ کی پوتی ہے نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین بننے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) ـــــ مکرم عبد الباسط صاحب قمر ایگزیکٹو انجینئر پالم پور (ہماچل پردیش) کو بتاریخ ۲/۸/۸۸ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "قمر منیر" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درویش مرحوم کا پوتا اور مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ عزیز نومولود کے نیک صالح و خادمِ دین بننے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۴) ـــــ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور معجزانہ قدرت نمائی سے خاکسار کے بیٹے عزیز بشیر احمد صاحب منڈاسکر سلمہٗ اور بہو عزیزہ فوزیہ بیگم سلمہا کو بتاریخ ۲/۶/۸۸ تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام خاکسار کے ایک خواب کی بنا پر "شفیق احمد شفیق" رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ احمدیت کی برکت سے قبولیت دعا کا نشان ہے۔ قارئین سے نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار حضرت صاحب منڈاسکر
صدر جماعت احمدیہ ہبلی

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ عائشہ صدیقہ سلمہا اہلیہ مکرم حافظ رشید احمد صاحب ربوہ کو بتاریخ ۱/۸/۸۷ دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے فالحمد للہ نومولود مکرم محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کا پوتا ہے۔ نیز بچے کا نام "فرید احمد طاہر" تجویز کیا گیا ہے۔ اسی طرح مورخہ ۲۹/۱۲/۸۷ کو خاکسار کے بیٹے عزیز سراج الدین سلمہٗ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے فالحمد للہ جو مکرم عبد اللطیف صاحب ساکن لونڈہ ضلع بیلگام کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام "عمر عبد القدیر" تجویز کیا گیا ہے۔ نیز خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ اشفاق سلمہا اہلیہ مکرم اشفاق احمد صاحب حیدرآباد کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۲۷/۱/۸۸ دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے فالحمد للہ۔ جو مکرم بشیر احمد صاحب آف حیدرآباد کا پوتا ہے عزیز کا نام "ریاض الحسن" تجویز کیا گیا ہے۔ ان ہر سہ عزیزان کے سعید صالح اور خادمِ دین ہونے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا ہونے کی قارئین سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار حکیم محمد دین ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم
منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳۔۷۰۰۰
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)
THE JANTA PHONE-729203
CARD BOARD BOX MFG-CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15- PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر ٭ کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICAL
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR
OLD CHAKALA OPP CIGARETTE HOUSE
ANDHERI (EAST)
PHONE OFFICE :- 6348170 RESI :- 629389 BOMBAY-400099

ھُوَ النّاصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
الرؤف جیولرز
۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر :- ۹۴۔۲۱۶

"ہر وقت خدا کی محبت میں زندہ رہنا سیکھ لیں" - (ارشاد حضور ایدہ اللہ)
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
13-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS
600004
PHONE 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد ایعڈ برادرس ۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SH·GULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS.

CHANDAN BAZAR BHADRAK, DISTT, BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی ۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش :۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOK SELLERS & EDUCATIONAL - SURPLIERS

CANNANORE - 767001 - PHONE - 4499

HEAD OFFICE { P.O - PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE - 12.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :۔

SAIRA Traders

WHOLE SALE IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS

SHOE MARKET. NAYAPUL HYDERABAD - 500002

PHONE No. 522860

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ششم ص۱۳)

الائیڈ گلو پروڈکٹس!

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۲۹۱۶

"آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ۲ ص۱۸)

NIR®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، ہیئر ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!